سری مد بھگوت گیتا

اردو منظوم

مؤلفہ

منشی پنا لال صاحب بھارگو

ریٹائرڈ ناظم جیپور

مطبعہ دلی پرنٹنگ ورکس دہلی

بلا اجازت مولف کوئی نہ چھاپے

اول بار ۱۰۰۰ جلد ... قیمت فی جلد ۸ر

ہری اوم تت ست

سری مد بھگوت گیتا منظوم اردو

اوٹھو خواب غفلت سے آنکھوں کو کھولو
سری کرشن پیارے کی جے منہ سے بولو

تمہید

دلوں میں ٹھنی باہمی ضد کی جب
مُعاوِن مددگار یار اور یاور
نہ آئے وسر تراشٹ مجبور تھے وہ

فراہم گرشتہ میں ہو گئے سب
ہوئے جمع آ آ کے لے لے کے لشکر
اسی واسطے ہستناپور تھے وہ

سری بیاس جی اوسنے ملنے کو آئے
لڑائی سے پہلے وہ تشریف لائے

کہا ماجرا اپنا راجا نے سارا
لڑائی ٹھنی بھائیوں بھائیوں مین

کیا مدعا تھا جو کچھہ آشکارا
ہین مصروف سارے صف آرائیوں مین

مرا جی بھی یہ چاہتا ہے کہ دیکھون
مگر کیا کرون دیکھہ سکتا نہیں ہون

کہا بیاس جی نے نہیں کچھہ غم اسکا
عطا ہے سنجے کو کی دبیہ دشٹی
یہاں بیٹھے بیٹھے سنو حال سارا

ابھی تمکو چارہ بتائین ہم اسکا
یہ کہتا رہیگا حقیقت وہاں کی
جو فوراً ہی ہو جائیگا آشکارا

گئے بیاس جی اس یہ بردان دیکر
ہوا شاد سنجے یہ بردان لیکر

پہلی ادھیا ارجن بکھاد جوگ نام ہے ستر

لگے کہنے راجا سے سنجے سنو تم
کہو دہرم سے چہیتر کی کیا ہوا ہے

۱

مفصل حقیقت بیان سب کرو تم
ہوا کیا وہان اور کیا ہو رہا ہے

	۲	
لگا کہنے سنجے مہاراج سُنیے		صدا آئی کی جے مہاراج سُنیے
ہیں آمادۂ جنگ دونوں ہی لشکر		صف آرائیاں ہو رہی ہیں برابر

پریشاں ہیں دریودھن اور ڈر رہے ہیں
گروجی سے یہ گفت و گو کر رہے ہیں

کہ دیکھو تو ہے فوج دشمن کی کیسی	قلعہ بن گیا ہے جمائی ہے ایسی
دہرشٹدمن ہے جو چیلہ تمہارا	گروجی اوسیکا یہ کرتب ہے سارا
مددگار ہیں ارجن و بھیم جیسے	دروپد وراٹ اونکے یاور ہیں کیسے
معاون ہے یجدھان کی فوج ساری	پُروجت کی اونکو اعانت ہے بہاری
کہیں کنت بھوج اور کہیں دہرشٹکیتو	عجب مرد میدان غضب عربدہ جو
معین اونکے ہیں چیکیتان اور اجن	دلیر ہیں کامل شجاعت میں پُرجن
نبرد آزما ہیں قسر د اُتموجا	نواسے دروپد کے پانچوں ہی یکتا

ہیں کاشی مہاراج بھی اونکے شامل
نہیں آج دنیا میں جنکا مقابل

ہماری بھی سینا ہین اونسے کچھ کم
کرن اور بکرن ہیں یا ور ہمارے

تمہارے سب بھی ہین مطمئن ہم
ہیں جانباز پورے دلاور ہمارے

بہت سورمان اور بھی صف شکن ہین
ہمارے لیے سبکے سب جان بکف ہین

ہین بھیشم پتامہ بھی کار آزمودہ
بہت ناتوان ہوگئے ہیں مگر اب
تو پا جائیگی زور سینا ہماری
وگرنہ اودھر بھیم جیسا دلاور

فنون شجاعت ہیں جنکے ستودہ
کرینگے مدد آپ اونکی اگر سب
دکھائینگے کچھ کام مردانگاری
جو ہے افسر فوج و سالار لشکر

ہے کمزور لشکر کو زور اوسکا پورا
ہے مردان میدان میں شور اوسکا پورا

۱۲

یہ سنکر تحمل گوارا تھا کسکو
وہ بھیشم پتامہ جو ہین مرد میدان
بہت زور سے سنکھ اپنا بجاکر

توقف تامل کا یارا تھا کسکو
گرجنے لگے مثل شیر نیستان
کرشیتر مین شور و غوغا مچاکر

لگے اپنی ہمت سے جوہر دکھانے
لگے اپنے راجا کی ہمت بڑھانے

یہ آواز سنی جب اچانک ۱۳ اس آواز سے ہو گئے سب بھیانک

دلیری سے لگے سب دلاور جتانے
لگے کوس جنگ اہل لشکر بجانے

ہری کرشن نے پنچ جن کو سنبھالا ۱۴ اور ۱۵ دھننجے نے بھی دیودت کو نکالا

لیا پونڈریک اپنا جب بھیم نے بھی
تو چھوڑی امید اماں ہم نے بھی

یدھشٹر نے بھی سنکھ اپنا بجایا ۱۶ پیام اجل دشمنوں کو سنایا

سکھوش اور منی پشپ بھی رنگ لائے
نکل اور سہدیو نے جب بجائے

وراٹ اور کاشی کے راجا بہادر ۱۷ جو بحر شجاعت کے ہیں بے بہا دُر
لگے آب و تاب اپنی دکھانے لگے زور سے سنکھ اپنے بجانے

سکھنڈی پروجبت دہرشٹہ دمن بھی -
دکھانے لگے اپنا بل اور فن بھی -

درو پد بھی اور اوسکے پانچون نواسے	۱۸	ڈرانے لگے اپنی اپنی نوا سے
بجانے لگے سنکھ سارے دلاور	۱۹	نہین خیراب یہ ہوا سبکو باور
طرفدار دریودھن نامور کے		لگے سنکنے سب پتا مارے ڈر کے

ہوا دلمین دریودھن اپنے ہراسان
لگے کہنے کورو نہین کام آسان

سنبھالی کمان ارجن خوش سیر نے	۲۰ و ۲۱	تو باندھی کمر اپنی فتح و ظفر نے

کہا یہ سری کرشن سے اوسنے دیکھو
چلو بیچ مین لیچلو میرے رتھ کو

مین دیکھون کہ ہے کون میرا مقابل	۲۲ و ۲۳	سمجھتا ہے اپنے کو کون ایسا قابل

ہین آئے ہوئے کون کون اونکے یاور
ہین وہ کیسے کیسے جری اور دلاور

سرنگیں شمہاراج نے رکھا ہے انکا
کہا ہے ادہر تو یہ سینا تمہاری
زبردست تر ہیں بہت شبہ ہے سب سے
درونا کو دیکھو تو سب کے گرو ہیں

[illegible]

دکھایا وہیں آ کے نقشا وہا نکا
اودہر کورووں کی جماعت ہے بھاری
زبردست ڈرتے ہیں جسکے غضب سے
تنومند استاد فن جنگجو ہیں

ہیں دونو طرف ہی یگانے تمہارے
کھڑے ہیں پے جنگ و پیکار سارے

ہوا دیکھکر اونکو ارجن پریشاں
مصیبت مری جان پر آ بنی ہے
کوئی میرا بیٹا کوئی میرا بھائی
مرے روم تنکے کھڑے ہو رہے ہیں
دہن خشک ہے پاؤں بہولے ہوئے ہیں

[illegible]

کہا کیا کہوں آپ سے کیا ہے پنہاں
جو کچھ دل کی حالت ہے نا گفتنی ہے
کروں اسنے کیونکر ہنر آزمائی
دل و جان قرار و سکوں کھو رہی ہیں
ہوئی عقل گم ہوش بہولے ہوئے ہیں

ہیں دلکو سنبھالوں کہ جانکو سنبھالوں
نہیں یہ بھی ممکن کہ انکو سنبھالوں

نظر آرہے ہیں شگون بد ایسے
کھڑے ہیں یہ جتنے نہیں غیر کوئی
نہیں فتح و نصرت کی اب چاہ مجھکو
یہ خیل و حشم راج اور پاٹ سارے
وہی جا بسے اپنی بیزار ہیں سب
یہ سب جب لڑینگے کٹینگے مرینگے
یہ چاہیں ہمیں مار ہی کیوں نہ ڈالیں

[illegible]

نہ دیکھے کبھی آجتک میں نے جیسے
انہیں مار ہمیں نہیں خیر کوئی
خبر تھی نہ اس بات کی آہ مجھکو
سمجھتے جنکے لئے جا بسے ہمکو پیارے (ہمارے)
وہی جان دینے کو تیار ہیں اب
تو اس ملک و دولت کا ہم کیا کرینگے
مگر ہم اُف تک زباں سے نکالیں نہ

ہمیں مارنا انکا شایاں نہیں ہے
نہیں ہے یہ کار نمایاں نہیں ہے

انہیں مار کر اور دکھ ہمکو ہوگا
یہ لالچ کے پھندے میں آئے ہوئے ہیں
حواس انکے قائم نہ یہ ہوش میں ہیں
نہیں ہے خیال انکو کچھ اپنی جان کا

[illegible]

نہ پائینگے چین اور نہ سکھ ہمکو ہوگا
ہوا و ہوس میں سمائے ہوئے ہیں
ملے ملک و دولت اسی حرص میں ہیں
نہ اندیشہ بربادی خاندان کا

ہم آگاہ ہو کر کرین کام ایسا
کہین آپ ہی ہمکو سمجھینگے کیسا

سناتن ہے جو دہرم جاتا رہیگا
ہمین سب زمانہ ادہرمی کہیگا۔

رہیگا نہ مردونکا نام ونشان جب
تو آوارہ ہو جائینگی عورتین سب

جو اولاد ہوگی وہ ہوگی حرامی
ملیگی نہ اسمین ہمین نیکنامی۔

جو اپنے گھر اسکیے برباد کرتین ہین
ہمیشہ کو وہ دوزخی بے سخن ہین

کرینگے جو اپنے گھرونکی تباہی
ہٹیگی نہ اونکی کبھی روسیاہی

نہ کہلائینگے وہ کبھی خاندانی ۴۲
ملیگا نہ ایسو نکے پترون کو پانی

ستم ہے کہ خویش واقارب ہمارے
کرین قتل ہم اونکو لالچ کے مارے

سمجھتا ہون ہمین اب بھلائی اسیمین
سمائی ہے اتنی یہی میرے جی مین

کہ بیٹے دہرتراشٹر کے میرے بہائی
کرین سب نہ باہم نبرد آزمائی ۴۳

دلونسے وہ کینہ انکو اپنے نکالین
مجہے آکے میدان مین مار ڈالین

نہ میں اونپہ ضربہ نہ حملہ کرونگا
یہ ہتھیار بھی ہاتھہ سے ڈالدونگا

یہ کہکر وہیں بادل غم رسیدہ
بہت مضطر و ششدر و آبدیدہ

دہنش ہاتھہ سے اپنے ارجن نے ڈالا
وہ جا بیٹھا گوشہ مین رتھہ کے نرالا

ائی سری پرتھوادہیا سماپتہ

دوسری ادہیا سانکھہ جوگ نام ۲ منتر

جو دیکھی یہ حالت سری کرشنجی نے
لگے کہنے اچھے نہین یہ قرینے

تم ارجن ذرا دلمین سوچو بچارو
نہو ایسے مایوس ہمت نہ ہارو

نہ زیبا ہے تمکو کبھی ایسا کہنا
نہ لازم ہے پامال اندوہ رہنا

نہین بزدلی ایسے موقعہ پہ شایان
دکھاو کوئی اپنا کارنمایان

دلیرانہ مردانہ میدان مین آو
شجاعت کے ہمت کے جوہر دکھاو

کہا اے مدوسودن اے خصم افگن درون اور بہیشم جو میرے بڑے ہین بزرگی مین ہین سب بزرگون سے فائق	۴	تمہارا نہین دوست کوئی نہ دشمن پے رزم دیکھو مقابل کھڑے ہین ہین تعظیم کے اور پرستش کے لائق

مین ایسون پہ ہتھیار کیونکر اُٹھاؤن
کہان سے دل ایسا جگر اپنا لاؤن

گروکا مین کہلاؤن قاتل ستم ہے اگر اسطرح سلطنت ہاتھ آئی عزیزونکا ہے مارنا ننگ مجھکو نہ انکا مجھے خون بہانا روا ہے	۵ و ۶	مین دادا کے آون مقابل ستم ہے تو ہے ایسی شاہی سے بہتر گدائی نہین ہے پسندیدہ یہ جنگ مجھکو نہ الودہ خون شے کا کہانا روا ہے

خبر کیا ہے کسکو ملے تاج شاہی
مقدر مین کسکے لکھی ہے تباہی

شرن ہون شرن ہون شرن ہون تمہاری کرو آپ اب ایسا اپدیش مجھکو	۷	مرے سر سے ٹالو بلا ہے یہ بھاری رہے پھر نہ باقی پس و پیش مجھکو

ملے سلطنت مجھکو روی زمیں کی	۸	ملے بادشاہت بھی دنیا و دیں کی

نہوگا کبھی کم یہ اندوہ میرا
نہوگا کبھی دور یہ موہ میرا

نہیں اس لڑائیمیں کوئی بھلائی	۹	نہیں مجھکو منظور ایسی لڑائی

ہوا کہہ کے یہ بات خاموش ارجن
ہوا گویا از خود فراموش ارجن

کہا پھر سری کرشن نے اوس سے ہنسکر نہیں فکر کرنے کے قابل یہ باتیں نہیں ہاتھ کی بات جینا نہ مرنا	۱۰ و ۱۱	ستم کردیا موہ میں تم نے پھنسکر نہیں ذکر کرنے کے قابل یہ باتیں ہے بے سود پھر رنج و افسوس کرنا

جو عالم ہیں وہ کیوں خیال اسکا لائیں
جو دانا ہیں وہ اسمیں دل کیوں لگائیں

جو پہلے تھے ہیں اب بھی موجود سارے کبھی ہے لڑکپن کبھی نوجوانی	۱۲ و ۱۳	جو موجود ہیں ہونگے مفقود سارے کبھی حالت پیری و ناتوانی

یہی جسم کا خاصہ ہے ازلسے		نہیں اسکو ایسے ہی چارہ اجل سے
جو آگاہ دل اور ثابت قدم ہین نہ وہ موہ کے بس نہ پامال غم ہین		
حواس اور ہیں جسم کی ساتہ دشمن نہیں پہ موثر ہے سردی و گرمی کسینے اگر کرلیا اسکو بس مین نہ آرا انکو اوسے آرام جانا	۱۴ و ۱۵	جو رکہتے ہیں دنیا میں انکو بس نہ محسوس کرتے ہین سختی و نرمی پہنا وہ نہ دام ہوا و ہوس مین نہ تکلیف کو اوسنے تکلیف مانا
سمجہتا ہے یکساں وہ نیکی بدی کو نجات اور مکتی ملیگی اوسیکو		
کہلی اوسپہ جسم اور جانکی حقیقت	۱۶	کہلی اوسپہ ساری جہانکی حقیقت
نہ فانی کو سمجہیگا وہ جاودانی نہ وہ جاودانی کو سمجہیگا فانی		
نہیں ناش ہوتا کبہی آتما کا	۱۷ و ۱۸	نہیں اوسکو کہتکا زوال و فنا کا

جسے جاں کہتے ہیں وہ آتما ہے
ازل سے ہے وہ ایک حالت پہ قائم
اگر جان ہوتی فنا ہونے والی

نہ اوسکو تغیر اوسکو فنا ہے
رہیگا ابد تک یہی حال دائم
تو پھر کشت و خوں مصلحت سے تھا خالی

مُضر اسکو ہے مارنا اور نہ مرنا
نہیں قابل فکر پھر جنگ کرنا

۱۹ تا ۲۱

نہ قاتل کہینگے کبھی اسکو دانا
نہ پیدائش و مرگ سے کام اسکا
وجود اور پایندگی سے مُبرّا
فنا جسم کی ساتھ جانکو نہیں ہے

وہ ناداں ہے جسنے مقتول مانا
نہ آغاز ہے اور نہ انجام اسکا
ہے یہ ہستی و نیستی سے مُعرّا
بقا جسم کا ہے جانکو نہیں ہے

ہے باقی یہی اور فانی ہیں سارے
مرے کس سے یہ اور کون اسکو مارے

۲۲

ہے تن مثل جامہ کے ای مرد دانا
بدلتے ہیں سب جیسے رخت کہن کو

پہنیگا وہ آخر جو ہوگا پرانا
بدلتی ہے جاں اپنے بوسیدہ تنکو

۲۳

نہین کاٹ سکتی ہے تلوار جانکو
نہین اگ کی تاب اوسکو جلائے
نہین پار سکتا ہے ہتھیار جانکو
نہ پانیکی طاقت کہ اوسکو گلائے

سکھائے سے اوسے یہ نہین دم ہوا ہین
نہین دیکھتے زور یہ ہم ہوا ہین

۲۴ و ۲۵

قدیم اور قائم محیط جہان ہے
یہ بھید اور یہ راز جب سمجھتے جانا
نظر مین سے اور پھر نظر سے نہان ہے
تو کیا فکر باقی ہے ایمر دانا

۲۶ تا ۲۸

بفرض محال اوسکو فانی بھی جانو
تو پھر بھی نہین فکر کرنا مناسب
عدم سے ہی دنیا مین سب آرہے ہین
گرفتار چنگ اجل سے ہے زمانہ
جو پیدا ہوئے ہیں مرینگے وہ آخر
وجود و عدم بھی اگر اوسکا مانو
ہے اس بات پر غور کرنا بھی واجب
عدم کو ہی دنیا سے سب جارہے ہین
نشان خدنگ اجل ہے زمانہ
سفر اس جہاں سے کرینگے وہ آخر

مرینگے سبھی موت جسکی ہوگی
کہانتک نہین فکر سکتی ہوگی

کسی پر نہ ماہیت جان ہے ظاہر جو ہیں دیکھنے والے حیران ہیں وہ بھی ہے دیدار و گفتار کا کسکو یارا	۲۹	نہیں کوئی اسکی حقیقت کا ماہر جو ہیں کہنے والے پریشان ہیں وہ بھی طلسمات کا کارخانہ ہے سارا
مقامات اجسام عالم ہیں سبکے او ضرر ہے نہ مرنے سے اور مارنے سے	۳۰	مکانات اندام عالم ہیں او سبکے نہ نقصان کچھ جیتنے ہارنے سے

نہیں چاہیے ہمکو دلتنگ ہونا
مناسب ہے آمادۂ جنگ ہونا

اوٹھو اور رنج و ہرم بھی اپنا پالو در خلد ہے وہر کی یہ لڑائی سے ہے جہتر لکا حصہ ہرم تیدہ بگڑنا لڑائی سے انکار اچھا نہیں ہے	۳۱	سنبھلکر خدنگ و کماں کو سنبھالو ملی ہے رہ رست بی رہنمائی نصیبوں سے ملتا ہے اسطرح مرنا نہیں ہے یہ اصرار اچھا ٹھیرنے

گنہگار ٹھیرو گے بدنام ہوگے
بچوگے تو جیتے ہوئے ہی مروگے

ہنسینگے سبھی مرد میداں تمہیں ۳۵ کہینگے کہ بھاگے ہیں مرنے سے ڈر کر

رہیگی نہ یہ عزت و شان و شوکت
بہت ہوگے رسوا و اٹھاؤگے ذلت

نہ سننے کے لایق سنائینگے دشمن ۳۶ نہ کہنے کی باتیں بنائینگے دشمن
تمہاری وہ ہجو و اہانت کرینگے جبانت کی تہمت بھی تم پر دھرینگے

کہو رنج کیا ہوگا اور اس سے بڑھ کر
نہ ہوگا کوئی اس سے صدمہ فزوں تر

کرو جنگ کی اب تو تیاریاں تم ۳۷ و ۳۸ دکھاؤ ہمیں اپنی ہشیاریاں تم
ہوئی کامیابی تو ہے ملک اپنا اگر کام آئے تو ہے سورگ میں جا
نہ تم جیت جانیکو جیت اپنی جانو نہ تم ہار جانے کو ہار اپنی مانو
نہ راحت کو ترجیح دو رنج پر تم مساوی گنو اپنا سود و ضرر تم

نہیں پاپ اور دوش کچھ جنگ کرکر
نہیں نقص کوئی اس آہنگ میں بھر

کیا سانکھ کامت بیان نے سارا سنو یوگ کی بھی حقیقت تم از جز	٣٩	کیا راز پنہان عیان جینے سارا بیان تم سے کرتا ہوں اسمین ہیں جو گن

چھوڑائیگا یہ گیان بند عمل سے
بچائیگا تمکو گزند عمل سے

اگر یوگ سادہن کا کرکے ارادہ یہ تہوڑیسی کوشش بھی ضائع نہ ہوگی کریگی تو عقل سلیم اسکو بادہ ہین کوتاہ جن خود پسندونکی رائین کوئی علم پر اپنے بہولا ہوا ہے نہین آتا تمکبطرف گاہ مائل	۴۰ تا ۴۵	نہین کر سکا کوئی کوشش زیادہ اسے بھی پد کو پہنچا رہیگا وہ جوگی اگر اسکا گیان ہوا وسکا یاور نہ مانینگے وہ عقلمندونکی رائین کوئی وید بانی پہ بہولا ہوا ہے نہیں یوگ اور یوگ کریا کے قائل

ہیں وہ سورگ کی خواہشین کرنیوالے
عمل کر رہے ہیں نرالے نرالے

ہے بنیاد خلقت کی تینون گنون پر	۴۶	انہین کی ہے تشریح ویدونکے اندر

ستوگن سے ہے گیانیوں کی پریتی
گناتیت پردند اور ساتکی ہیں
نہ ذکر حصول اور نہ فکر حفاظت

یہی یوگیوں گیانیوں کی ہے ریتی
تمنا سے اور خواہشوں سے بری ہیں
ہے صرف آتما گیان سے اونکو رغبت

نہ دریا نہ تالاب سے اونکو مطلب
ہے اس در نایاب سے اونکو مطلب

۴۷ و ۴۸

کرم کرکے پھل اوسکا ہرگز نہ چاہو
کرم کا نہ کرنا بھی اچھا نہیں ہے
اسی یوگ میں دل لگاؤ تم ارجن
بلا جسکو دھیرج ملی جسکو سمتا
ہو ناکامی و کامیابی برابر
فنا اور ہستی ہو یکساں نظر میں

اسمیں بھلا ہے تمہارا بھلا ہو
نتیجے پہ مرنا بھی اچھا نہیں ہے
کرمکا نتیجہ نہ چاہو تم ارجن
نہیں کوئی ہمسر ہے اوسکا نہ ہمتا
نہ سمجھے وہ برتر کسیکو کسی پر
اوجاڑ اور بستی ہو یکساں نظر میں

یہی یوگ ہے اسکا رتبہ ہے والا
ہے اعمال میں یہ عمل سب سے بالا

نہیں کیا لئے آگے ہستی عمل کی ۔ ۴۹ ۔ تمنا نکمینوں کو ہوتی ہے پھل کی

کرم جب دکھائیگا اپنی چترتا ۔ ۵۰ ۔ نہ پھر پن اور پاپ کی ہوگی شرتا

کرے اور اسے کو کرتا نجانے ۔ ۵۱ ۔ کرم نہ کیا میں نے دیا نہ مانے

اسی جنم میں مکت حاصل کریگا

نہ پھر جنم لیگا نہ پھر وہ مریگا

دکھائیگا جب گیان کچھ رنگ اپنا ۔ ۵۲ ۔ جماہیگا بیراگ بھی ڈھنگ اپنا

رہیگی نہ علم و عمل کی ضرورت ۔ ۵۳ ۔ نہ طاقت کی پروا نہ بل کی ضرورت

سکلپ اور سنکلپ سب دور ہونگے ۔ ہوا و ہوس سارے کافور ہونگے

سدا ابدہ بیراگ میں پھر رہیگی

نہ کوئی کمی یوگ میں پھر رہیگی

کیا عرض ارجن نے سنکر یہ باتیں ۔ ۵۴ ۔ ہوئیں نقش سب میرے دل پر یہ باتیں

مگر اسے گیانی کو میں کیسے جانوں ۔ وہ یوگی ہے ایسا میں کسطرح مانوں

مجھے اوسکی پہچان بھی تم بتاؤ ۔ مجھے اوسکے لکشن بھی سارے سناؤ

کہو طور کیا اُونکی گفتار کا ہے
عمل کیا نشست اور رفتار کا ہے

کہا ارجن ایسے جو ہوئے ہین یوگی ترشنا کو تیاگے ہوئے ہونگے بالکل نہ چاہین کبھی سکھ نہ گھبرائین دکھ سے محبت کسیسے نہ الفت کسیسے	۵۵ تا ۵۸	روش اور رفتار اونکی یہ ہوگی تمنا سے بھاگے ہوئے ہونگے بالکل نہ دکھ پائین دکھ سے نہ سکھ پائین سکھ سے خصومت کسیسے نہ کلفت کسیسے

سمیٹے ہوئے آپ میں اپنا آپا
بیان کشف بیرو پا سراپا

کرے کوئی ہر چند جور و جفا سے ہے مشکل مگر دل سے جانا ہو سکا	۵۹	جو اس اپنے بیکار ترک غذا سے ہے دشوار بالکل مٹانا ہو سکا

مٹے گی ہوس گیان ہونے سے ارجن
رکھو تم اوسی گیان اور دھیان سے من

جو اس اپنے قابو مین رکھتے نہیں آپا	۶۰ و ۶۱	مگر اونکی طاقت کا کیا ہے ٹھکانا

نہیں ہیں وہ بس مین کبھی آنیوالے
مگر دھیان میرا جو گیانی دھرینگے

ہمیں چاہیں جہاں ہمسکو لیجانیوالے
ضرور اونکو قابو مین اپنے کرینگے

وہی کام دل اپنا پائینگے آخر
رہینگی سدا اونکی بدھی بھی استھر

۶۲ و ۶۳

تصور مین لذات کے جو رہینگے
تعلق سے پھر خواہشین ہونگی پیدا
غضب سے نمودار ہوگی وہ غفلت

جو یوں اونسے پیدا تعلق کرینگے
غضب ہوگا اون خواہشونسے ہویدا
جو پہنچائیگی حافظہ کو مضرت

نہ پھر عقل اور ہوش باقی رہینگے
نہ انسان پھر اونکو انسان کہینگے

۶۴

نہیں جنکو رغبت کی چیزوں سے رغبت
وہ آرام مین بھی بسر کر رہے ہیں
نہ آرام و راحت پہ اونکو نظر کچھہ
ہوئی شانتی دلمین اور خومین ہے جز

نہیں جنکو نفرت کی باتوں سے نفرت
مصیبت میں بھی وہ گذر کر رہے ہیں
نہ رنج و مصیبت کا اوپر اثر کچھہ
ہیں نفس و حواس اونکے قابو مین ارجن

نرالی ہی کچھہ شان ہے شانتی کی	۶۵	خلائق ثنا خوان ہے شانتی کی

ہوئی بدّھ پھر اونچی جب شانتی سے
ہوئے دور دکھہ درد سب شانتی سے

نہیں بدّھ بن لوگ اور دھیان ہرگز ہین کھینچے ہوئے اندریان جسکی گنارے لگے چاہتی ہے یہ بدّھی		نہین دھیان بن آتمک گیان ہرگز وہ مشکل ہوا آئے قابو مین جسکے لگہ پیش جاتی نہین من سے اوسکی

نہین چاہتا من کہ ہو پار بیڑا
ڈبوتا ہے منجہدھار مین یار بیڑا

جو اس اپنے جو کوئی رکھتا ہے بسیر	۶۸	ہے روکے ہوئے نفس کو سر نفس مین

ہے گیانی وہی پھر اوسکی ہے بدّھی
نہو گی جو قائم اوسکی سے ہے بدّھی

سنو دل لگا کر تم ارجن یہ باتین جو گیانی ہین بیدار رہتے ہین منیر	۶۹	ہین گیانی کے دن اہل دنیا کی راتین ہین دن اہل دنیا کے سوتے ہین جن مین

ہے ذرات کا گیان اگیا نہین بل
تو پھر کیون ہو ذرونکی پہچانہین بل

جھاگی ہیں دریا مین جس طرح بدبان	۲۰	اسیطرح سب نیکیان اور بدیان

بدلتی نہین کیا ذرا انکی حالت
پہونچتی نہین ہے اوسنے انکو مضرت

تجھکو ملا اور تیرے رہو تم	۲۱	اہنکار ممتا سے جب تین پرے رہو تم

رکھو ست تبھی موہ جاتا رہیگا
ہر سب رنج واندوہ جاتا رہیگا

یہہ گیان مین نے کہا تمسے ارجن	۲۲	دکھائیگا انجام کار اپنا یہ گن

دم واپسین پر یہہ گر رہیگی
تمہین موکش بے شبہہ ملکر رہیگی

اتی شری دوتیہ ادہیا سماپتہ

تیسرا ادھیا کرم جوگ نام

۴۳ منتر

کیا عرض ارجن نے اے بندہ پرور کرم کو ہیں تم نے اچھا بتایا نہیں عقل کا کام اب جنگ کرنا اشارہ ہے کیوں بار بار اپنا مجھکو مجھے ایسے دھوکے میں ہرگز نہ ڈالو	۱ و ۲	نہیں آپ نے عقل میں کو ہی برتر کہیں تم نے بدھی کا رتبہ بڑھایا نہیں ہے مناسب مجھے جنگ کرنا نہ دو مشورہ رہنما ایسا مجھکو نہ باتیں مذبذب زباں سے نکالو

کہو ایک بات اب براہ عنایت
رہے جس پہ قائم کرو وہ ہدایت

یہ سنکر وہ دانای اسرار بولے نہ سمجھے تم ارجن میں کیا کہہ رہا ہوں جو حالت تھی ساری عیاں کر چکا ہوں	۳ و ۴	وہیں راز وہ اسرار سربستہ کھولے تمہاری بھلائی بھلائی میں پنہاں مفصل تشریح تب حال جتا چکی ہے

مین کہتا ہون اب پھر سنو دل لگا کر
کرم جوگ اور سانکھہ دونون ہین جانو
کرم کے کرم جوگ والے ہین جاہل
اگر وہ رم ورس آسرم کا نہ پالو
نہوگا اگر صاف باطن تمہارا

سنو دل لگا کر طبیعت جما کر
یقین لاؤ اسپر مری بات مانو
ہوا یوگ اور گیان سے سانکھہ کامل
نہوگا کبھی قلب صاف آزمالو
نہوگا کبھی اوس مین گیان آشکارا

غرض کرم سے گیان ہوتا ہے پیدا
ہے یہ بات سب گیانیونپر ہویدا

۵ تا ۵

کرم کے ہی باعث حیات جہان ہے
نہین کرم سے کوئی دم بھر بھی خالی
کرم اندریان اپنے قابو مین کرکے
بظاہر دکھانیکو جنکا عمل ہے
نہیں ایسے لوگونکی ہستی مین ہستی
غرض مند ہیں اور ریاکار سارے

کرم کے سبب سے ثبات جہان ہے
مگر جاگتیں ہیں پرانی پرالی
خیالات فاسد کو باطن مین بھر کے
عمل وہ سراپا کپٹ اور چھل ہے
غرض اونکی ہے محض دنیا پرستی
جفا پیشہ وہ مردم آزار سارے

جو قابو میں رکھتے ہیں گیان اندریوں کو
طریق اونکا نیک اور عمل نیک اونکے
نہیں چاہتے نیک کاموں کا پہل ہی
وہی کرم اور گیان سے بہرہ ور ہیں

جو رکھتے ہیں بد نظر نیکیوں کو
بھلائی کیے ہیں کام ایک ایک اونکے
غرض سے نہیں جنکا کوئی عمل بھی
وہی سب سے برتر وہی نیکتر ہیں

کیے نیکتر کام رکھے جسنے
برا اوسکا دیکھا ہے انجام کسنے

۸

وجود اس جہاں کا ہے اعمال سے ہی
کوئی خود غرض نفس پرور ہے کوئی
بہشت اور دوزخ عمل سے بھرے ہیں
نہ ترک عمل سے ہے کوئی بھلائی

بد و نیک بنتے ہیں افعال سے ہی
کوئی بیغرض نفس پرور ہے کوئی
نہ سارے ہی کھوٹے نہ سارے کھرے ہیں
بھلائی نکرنا مگر ہے برائی

بھلائی کرو اور بدلا نچاہو۔
بھلا ہو بھلا ہو تمھارا بھلا ہو

۹ تا ۱۱

کرم نیکتر تیاگ سے ہے نہ کوئی
ہوئی ختم دنیا کی اسپر نکوئی

برہما کو خالق نے پیدا کیا ہے
کیا جبکہ مخلوق کو اوسنے پیدا
نہیں بغیر یگیہ منہ میں کارن
کرو دیوتا ونکو خوش اس عملسے
کرو یگیہ سے بھاؤنا اونکی پوری
ہونگی تمہارے وہ پورن کرینگے

برہما نے سب کچھ پیدا کیا ہی
کہا یگیہ کو اوسنے کرتے ہوئے
لگاؤ دہن اسکام میں اور تن میں
بچائینگے وہ بھی تمہیں ہر خلل سے
تمہارے لیے کام ہے یہ ضروری
جو چاہوگے اوسنے وہی تمکو دینگے

پرسپر یہ بیوہار رکھنا ہے لازم
باہم یہ سروکار رکھنا ہے لازم

ملی ہے تمہیں دیوتاؤں سے نعمت
اگر بھوگ تم دیوتا ونکو دوگے

۱۲

میسر ہے جنسے بھوگ اونکی ہر دولت
تو ہرگز نہ پھر چور اونسے بنوگے

کرو یگیہ اور بھوگ بھی اونکو دو تم
بچے یگیہ سے کام میں اوسکو لو تم

تمہارے مٹائیگا یہ کام پاتک

۱۳

مٹائیگا سب پنچ سونام پاتک

نہ اپنے لیے کام کوئی کرو تم | نہ سر پر کوئی بار اپنے دھرو تم

کرو کام بھگوان کے واسطے سب
یہی رستگاری کا دنیا میں ہے ڈھب

۱۴
پران اور جان کا قرار ان پہ ہے | حیات جہان کا مدار ان پہ ہے
اناج ابر بارانسے ہوتا ہے پیدا | ہیں اہل جہان جسکے تن میں شیدا

ہوا یگیہ سے ابر باراں ہیں پانی
یہی کرم ہے اسکا بانی مبانی

۱۵
بنا کرم کے وید اشر ہیں جانو | برہمہ وید اشر ہیں پرکٹ مانو
تو وہ سرب بیاپی ہے موجود ہر گھر | وہی رونق اشر ہے معبود ہر گھر

ہوا اسلیے یگیہ کرنا ضروری
ضروری ہے ہمکو بھی اسکی حضوری

۱۶
ہمیشہ اسیطرح یہ کرم چکر | چلا آرہا ہے جہاں میں برابر
مہا پاپی ہے جو اسکو نہ مانے | فضول اپنی وہ زندگانی کو جانے

گرفتار ہے وہ ہوا و ہوس کا
رہیگا سدا اندریوں کے ہی بس کا

کرم کرتے کرتے ہوا کوئی عامل محبت زیادہ ہوئی آتما سے	۱۷	عمل کرتے کرتے ہوا جسکا کامل پریتی ہوئی اوسکی پرماتما سے

ضرر کچھہ نہین اوسکو ترک عمل سے
منزہ مبرّا ہے وہ ہر خلل سے

نہ جب کامنا کوئی باقی رہیگی کسی بات کا اوسکو ارمان نہوگا	۱۸	ضرورت ہی پھر کیون عملکی رہیگی عمل کچھہ کرے کوئی نقصان نہوگا

جو ہین کرم اوسکے وہ میرے لیے ہین
جو ہین دہرم اوسکے وہ میرے لیے ہین

جو اسطرح پر دہیان مجھہ مین لگائین جنگ اور مثل جنگ جسکو عظمت مناسب ہے ہمکو کبھی اوسمین پریتی	۱۹ تا ۲۱	تو پھر موکش کی راہ وہ کیون نپائین ملی وہ ملی ہے کرم کی بدولت کہ دنیا مین قائم رہے لوک ریتی

بڑے آدمی کام جیسا کرینگے
تو چھوٹے بھی ویسا ہی کرنے لگینگے

۲۲
کسی لوگ سے کام مجھکو نہیں کچھ — نہیں ہے سروکار میرا کہیں کچھ
زسر تا بپا آتما روپ ہوں میں — مجسّم ہی پرماتما روپ ہوں میں

مگر دھرم کا پالنا ہے ضروری
کرم کی ضرورت مجھے بھی ہے پوری

۲۳ و ۲۴
اگر میں نہ قائم رہوں اس عمل پر — تو ہو جائیں دنیا میں سب برن سنکر
بگڑ جائیگی لوک مریاد ساری — رہیگی نہ کچھ ورن کی پاسداری

چلیگا زمانہ مری راہ پر پھر
میں گمراہ کن سبکا ٹھہرونگا آخر

۲۵ تا ۲۶
جو گیانی ہیں اونکا خیال اور ہی ہے — جو مدّت میں کچھ اونکا حال اور ہی ہے
نہیں ہے جہالت سے اونکا تیرہ — نہیں کرتے عقل اونکا ہرگز وتیرہ
سمجھتے ہیں آغاز و انجام اپنا — سمجھتے نہیں وہ کوئی کام اپنا

جو مورکھ ہیں وہ بھی کرم رہے ہین
زمانیکے ہین کام ہمسے بن آتے
جو ہم کام کرتے ہین وہ راہ پر ہیں

خیال اونکا یہ ہے کہ ہم رہے ہین
بناتے ہین سب کام ہم ہی بنائے
جو گمراہ ہیں اونکے ہم راہبر ہین

نہ چھیڑو نہ چھیڑو ان اپھانیوں کو
جو کرتے ہین کرنے دو اگیانیوں کو

۲۸

گنونکے گنو لینے ہین آگاہ گیانی
نہ کرتا وہ اپنے کو مانینگے ہرگز

نہو نگے کبھی ایسے گمراہ گیانی
نہ وہ بھوگتا خود کو جانینگے ہرگز

اگر ہین تو بیشبہہ وہ ساکشی ہیین
صواب و خطا سے ہمیشہ بری ہیین

۲۹

گنونکے گنو نکو جو بھولے ہوئے ہیں
نہ تم اسکا عقیدہ لیے اونکو ہٹاؤ

اہنکار پر اپنے پھولے ہوئے ہین
کسی دوسری راہ پر مت چلاؤ

وہ اسوقت گمراہ تمکو کہینگے
کبھی خود بخود راہ پر آرہینگے

۳۰

تم آگاہ راز نہانی ہو ارجن
سنو چھتری ورن پایا ہے تمنے
کرو مجھ مین ارپن کرم جو کرو تم

خردمند ہو اور گیانی ہو ارجن
دل اس ورن سے کیون ہٹایا تمنے
کسی بات سے مت ڈرو مت ڈرو تم

نہ ٹالو مری اگیا کو نہ ٹالو
کرو جدہ اور ورن کا دھرم پالو

۳۱

یہی مت ہے چلینگے جو اسپر
رکھینگے جو اسپر عقیدہ بھی کامل

ہمیشہ عمل بھی کرینگے جو اسپر
نہ ہونگے کبھی عیب جوئی پہ مائل

وہ چھٹ جاینگے جنم سے اور مرن سے
ملیگی نجات اونکو آواگون سے

۳۲

جو کرتے نہین اختیار اس عملکو
نہین جانتے گیا کی راہ بالکل

عمل جنکا ہے عیب جوئی وہ بدگو
نہین نشٹ ہوتین جنکے تاگل

ہمیشہ وہ آواگون مین رہینگے
سدا جنم مین اور مرن مین رہینگے

۳۳

نہین کام سے کوئی انسان خالی
نہ دانا ہے خالی نہ نادان خالی
کبھے کوئی کیا اونکے کیسے کرم ہین
سبھاؤ اونکا جیسا ہے ویسے کرم ہین

رکینگے وہ کب روکنے سے کسیکے
نکالینگے ارمان سبھی اپنے جی کے

۳۴ ۳۵

کرم اندریان اور گیان اندریان بھی
بداندیش سب ہین یہ جیو آتما کی
نہین اپنے قابو مین رکھنا ہے جب وا
نہین اسکے قابو مین آنا مناسب
وگرنہ کبھی دویش اور راگ ہوگا
کبھی دھرم اور کرم کا تیاگ ہوگا
بچارو تم ارجن بچارو ذرا تم
نہین ہو سکے اپنے عہد بر اتم
نہین آنکھ پڑتے ہی ایسی پریتی
کہ سب چھوڑ بیٹھے ہو تم دھرم ریتی
لگا نہ تم اپنا جانو کسیکو
نہ ہیگا نہ تم اپنا مانو کسیکو
ہے نج دھرم مین جان جانا اچھا
خلاف اسکے ہے مان پانا کب اچھا

کیا جسنے نج دھرم پہ کام کُل ہی
نہین اوسکو کرتا ہے بدنام کوئی

کیا عرض ارجن نے یہ سنئے نانا کہا تمنے جو مجھہ سے سمجھہ نہین آیا جو نج دہرم کی راہ پر چلتے ہین کرم اندریونکو بھی کہتے ہین لیتن نہین اونکو خواہش کسی بھی عملکی کسیسے نہین اونکو کوئی تمنا	۳۶	عملکی برائی بھلا ہیکو جانا بھلا اور برا دہرم اپنا پرایا جو پر دہر کی راہ سے ٹل رہے ہین نہین ہے دل اونکا ہوا و ہوس مین نہین چاہنا اونکو کرمونکے پھلکی تعجب ہے اونسے براکام ہونا

محرک زبردست ہے کون ایسا
کراتا ہے اپسے جو کام ویسا

سری کرشن بولے سنو سیر ہمارے رجوگن سے ہوتے ہین پیدا یہ دونون شکم سیر ہوتے نہین پاپ سے یہ	۳۷	کرودہ اور کام اسکے ہین سہارے زمانیکو کرتے ہین شیدا یہ دونون نہین دہاپتے ہین کبھی آپسے یہ

جہامین یہ انسانکے دشمن ہین بھارے
غضب ہے ہوا گیان بھی اسنے عاری

چہپاتے ہین گہیان اور بدہی کو ایسے	۳۸	دہوان آگ کو زنگ شیشے کو جیسے

ڈہکا جیسے رکہتی ہے بچے کو جہلّی
یہ رکہتے ہین ایسی ہی عادت جبلّی

عدو گیا نیونکی ہے یہ کام اگنی کسطرح بہر تا ہہ نہین اسکا دامن ہوا یہ ستم اوسکو سہنا ضروری	۳۹	بجا ہے اگر اسکا ہو نام اگنی پڑا گیانکو ڈہونڈہنا اپنا من ہوا اوسکو پوشیدہ رہنا ضروری
مددگار ہین اندریان کام کی سب ہوا گیان مجبور مغلوب انسے	۴۰	ہے بدہی سے من سے بہی اسکا بہت ڈہب ہوا وہ بہی ناچار محجوب انسے

جو اہل جہان کام بس ہو رہے ہین
وہ غفلت ہی مین سب کہو رہے ہین

اگر اندریونکو سنبہالو گے ارجن فضیلت ہے سب اندریونکو بدہ پر فروتر ہے رتبہ مین من سے بدہی	۴۱ و ۴۲	تو پہر کام اپنا بنالو گے ارجن نہین ہے فضیلت مگر انکو من پر جہانتک ہو ممکن کرو اسکی شدہی

کریگی تمہاری یہی رہنمائی | کریگی یہی آتما تک رسائی

رسائی اگر ہو گئی آتما تک
تو ہو گے رسا کار پرماتما تک

۴۳

کرو گے اگر بس میں تم اپنے منکو
جو بدہی کبھی ملجائیگی من سے آگے
یہ تدبیر ہے کام کے بارکی
تو کافی ہے یہ اندریوں کے دمنکو
تو پھر کام اپنا رہو گے بنا کر
یہی راہ ہے خصم کے ہار کی

بڑا ہے زبردست دشمن یہ پالا
جو مشکل سے قابو میں ہے آنیوالا

تیسری ادہیا سماپت

چوتھی ادہیا کرم سنیاس یوگ نام

۴۲ منتر

	ا تا ۳	
سری کرشن فرما رہے ہین کہ ارجن		ذرا غور سے میری باتونکو تو سن
کرم یوگ کی ماہیت بھی بتادی		حقیقت بھی جو گیان کی سب بتادی
یہی سوریہ کو سنایا تھا مینے		اوسے سب سے پہلے بتایا تھا مینے
اوسے منو جی نے یہ گیان پایا		منو جی نے اچھواک کو پھر سنایا
یہ سب گیانوانوں کا جانا ہوا ہے		سبھی راج رشیوں کا مانا ہوا ہے
مگر ہو رہا تھا بہت دن سے پنہان		نہین جانتا اسکو اب کوئی انسان

کہو تم بھی اب گیانوانوں سے اچھا
کہ یہ گیان ہے سارے گیانوں سے اچھا

	۴	
کہا اوس سے ارجن نے سچ ہے یہ بالکل		مگر ماننے میں ہے مجھکو تامل
ہوا سوریہ اس زمانہ سے پہلے		ہوا آپکے جنم پانے سے پہلے

یہ گیان آپ سے اوسنے کسطرح پایا
نہ آیا یہ میری سمجھ میں نہ آیا

	۵	
کہا کرشن بھگوان نے میرے پیارے		بہت جنم بیتے ہمارے تمہارے

خبر کچھ نہیں ہے مگر تمکو اوسکی — نہیں ہے نہیں ہے خبر تمکو اوسکی -

نہان و عیان آشکارا ہے مجھپر
نہاں سے نہاں آشکارا ہے مجھپر

اجھنا ہوں میں اور اجر ہوں امر ہوں — ۶ — میں پرماتما اور پرمیشور ہوں
سدا اپنے جلوے دکھاتا رہا ہوں — دکھاتا رہا ہوں چھپاتا رہا ہوں

رہی میری ہمراہ و دیا کی قدرت
رہی ساتھ میں میرے مایا کی ندرت

نظر دہرم میں آئی جب جب گلانی — ۷ — ہوئی اوسکی جس جس زمانہ میں ہانی

اوسی وقت ساکار اوتار دھارا
نراکار ہو کر ہوا آشکارا

لیا میں نے اوتار ہر ایک یگ میں — ۸ — کیا میں نے پرکاش ہر ایک یگ میں

سبھی سادہ او سنت ہیں میرے پیارے
بہت دشٹ اونکیلیے میں نے مارے

بنا یہ سر اس ہر کی ہے تو یہ ہے نہیں مثل اہل جہان جنم میرا مر یطرح جسنے مرا راز جانا	۹	نیا جنم اور کر کی ہے تو یہ ہے نہیں صورت این آن جنم میرا اوسے اپنا ہمراز و دمساز مانا
	نہیں اوسکو پھر جنم پانا ضروری ہوئین اوسکی جو آرزوئین بہتین پوری	
ہوا جنکو یہ گیان اور دھیان حاصل بنایا مرے گیان کو گیان اپنا رہی دوسرے سے نہ اونکو پریتی	۱۰	او نہیں ہو گیا نور عرفان حاصل لگایا مرے روپ مین دھیان اپنا کرودہ اور بھے کی اوستھا بھی جیتی
	مرے رنگ مین رنگ اپنا ملایا سمائے وہ مجھہ مین مین اونمین سمایا	
کرین جو بھجن میرا جس بھاؤنا سے وہی بھاؤنا مین بھی ہار کے بھجونگا مری ساتھہ جو اونکا برتاؤ ہوگا	۱۱	یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ بھاؤنا سے ملونگا اوسی بھاؤنا سے ملونگا ضرور اوسنے میرا وہی بھاؤ ہوگا

نتیجہ جو چاہیگا اپنے عملکا ۔۱۲۔ جو ہوگا کوئی آرزومند پہلکا

تو نرلوگ میں دیوتاؤ سکھنے دوارا
بہت جلد مطلب پرائیگا سارا

کیا ہے یہ نرلوک میں نے ہی پیدا
ہوا فرق چاروں میں تینوں گنوں سے
برہمن کو صرف اک ستوگن ملا ہے
ملا چھتریکو رجوگن ستوگن
۔۱۳۔
گئے ورن بھی میں نے چار ہوں پیدا
ہمیشہ ہزاروں میں تینوں گنوں سے
فقط سودر کو اک تموگن ملا ہے
ویش کو ملا ہے تموگن رجوگن

مجھے خالق لایزال اسکا جانو
مگر بے غرض بے سروکار مانو

نہیں اسنے کوئی سروکار میرا
ہوا جو کوئی اس حقیقت کا ماہر
۔۱۴۔
ہے ناکردہ گویا یہ کردار میرا
ہوا جب پہ میرا طریقہ یہ ظاہر

رہیگا وہ آزاد بند عمل سے
بچیگا ہمیشہ گزند عمل سے

ہوئے ہیں جنگ جیسے مکتی کی تیاری ۱۵ جو سمجھے گئے رستگاری کے لائق
وتیرہ یہی اونکے کردار کا تھا طریقہ یہی اونکی رفتار کا تھا

چلو چال تم اونکی واجب یہی ہے
کرو کام ویسے مناسب یہی ہے

ہیں جو کام کرنیکے لائق وہ کیا ہیں ۱۶ ہیں وہ کونسے فعل جو ناروا ہیں
تمیز اسکی مشکل ہے اہل خرد کو خرد بھی نہیں جانتی نیک و بد کو

وہ باتیں ہیں تمکو سناتا ہوں ارجن
رہ رستگاری بتاتا ہوں ارجن

ہے کرم ایک کا نام پہچان لو تم ۱۷ بکرم اور ہے دوسرا جانلو تم
اکرم اور ہے تیسرا یہ بھی جانو ضروری ہے علم انکا یہ بات مانو

نہیں جان پہچان آسان ان کی
ہے مشکل بہت جان پہچان انکی

ضروری جو ورن آسرم کیلئے ہیں ۱۸ ضروری قرار اونکو منی دیئے ہیں

وہی کرم ہوں اور بے آرزو ہوں
او نہیں میرا ہم رنگ جانو تم از جنن

او نہیں کرم کے در پے جبت و جو ہون
اکرم اونکے وہ کرم مانو تم از جنن

۱۹

بھلے اور برے کام سب ہونیوالے
نہیں جنکا مطلب برائی کسیکی
نہیں نیک و بدنام اپنا نظر میں
نہ کوئی غرض اور نہ کچھ آرزو رکھتے
کبھی شعلہ زن ہوگی جب انکی آہا

ہیں سب کے طریقے نرالے نرالے
نہیں جنکا منشا بھلائی کسیکی
نہیں رنج و آرام اپنا نظر میں
مگر اونکی نسکام کرنیکی خو ہے
جلا دیگی کرم اونکے سب انکی آہا

عروج اہل ایما میں اونکا ہوگا
عروج اہل عرفان میں اونکا ہوگا

۲۰

نہیں جسکو خواہش ہے کرم ہونیکی ہلکی
نہیں جسکو کچھ کام نفسانیت سے
کسیکا نہیں آسرا جسکو بالکل
برا کام کبھی کوئی اوس سے بن آیا

طبیعت ہے اسکی تو جسکی ہلکی
بسر کر رہا ہے جو انسانیت سے
گوارا بھی ہے جسکو صبر و تحمل
کسیکو لگا تار کسیکو بنایا

مگر جب بُری اوسکی نہین تھی — مراد ولی یہ اذیّت نہین تھی

یہ کرنا بھی اوس کا نہ کرنا ہی سمجھو
جو سمجھوگے کرنا تو بیجا ہی سمجھو

۲۱
حواس اپنے بس مین اگر کرلیے ہین — تعلق بھی سب اپنے کم کردیے ہین
فقط زیست اور ذکر کرنیکے قابل — ضرورت کی چیزین وہ کرتے ہین حاصل

نہیں اونکے سر پر کوئی بار عصیان
نہین ہین ہمیشہ وہ گرفتار عصیان

۲۲
مہیا اگر ہو گیا مطلب کچھ — تو سمجھے کہ اب مل گیا ہمکو سب کچھ
اوسیپر ہین شاکر اوسیپر ہین صابر — ہمین یکسان نظر مین اصاغر اکابر
برابر ہے ناکامی ناکامیِ کام — نہین دیکھتے اسمین کوئی خرابی۔

نکوکار گنتی مین آتے ہین وہ بھی
نجات آخر کار پاتے ہین وہ بھی

۲۳
جو لو الستو رمین لگائے ہوئے ہین — خیال اوسیپر اپنا جمائے ہوئے ہین

بظاہر شغل ہیں کچھہ اوس اونکے		ہیں دنیا سے ڈبے ہوئے طور اونکے

وہ کرتے رہیں کچھہ کوئی دم نہ مارے
کرم اونکے معدوم ہوتے ہیں سارے

کیا جائے جو کچھہ بھی امیدرہا	۲۴	ہو پینا پلانا کہ کھانا کھلانا
یہ سمجھے کہ سب ایشور کے نمت ہے		منو رتھہ یہی اور ایسا ہی جپ ہے
ہمہ اوست ہر شے میں یہ نظر ہے		نظر میں یہی وہ نور ہی جلوہ گر ہے
ہے شر وا ہی اور اگنی وہی ہے		ہون کا وہی منتر اور گھی وہی ہے
سمجھہ کر یہی جو کرے کرم کوئی		سمجھتا رہے اپنا یہ دھرم کوئی

برہمہ یگ کا کرم ہے یہ نرالا
ہے اس یگیہ کا مرتبہ سب سے بالا

برہمہ یگیہ کرنا کسی کا عمل ہے	۲۵	کسی کا عمل دیو یگیہ تخیل ہے
کہیں یگیہ ہے اندریوں کے دمن کا	تا	کہیں اندریوں کے کرم کے ہونکا
کہیں آتش ضبط دل مشتعل ہے	۲۸	ہوا و ہوس کے جلائے دل سے ہے

کہین نقد خیرات داخل ہی یگ مین — کہین زہد اور یوگ شامل ہے یگ مین

کہین دان وِدّیا کا دینا ہی یگ ہے
جو لیتا ہے بدلا وہ اس سے الگ ہے

ہے اک یگیہ جس نفس مین بھی ہے رہنا — ۲۹ — ضروری ہوا اسکی کرپا کا کہنا

پران اور اپان انکی حرکت کو روکو
ہون انکا ایک مین کرکے دیکھو

کوئی یگیہ ہے برت اپواس کرنا — ۳۰ — غرض جس سے ہے پاپ ناش کرنا
بچا یگیہ سے جو اُسکا کھانا بھی یگ ہے — وہ بہو جن دہ پرشاد پاتا بھی یگ ہی
جو کرتا رہا کرم اونمین سے کوئی — سمجھتا رہا کرم کرنا نکوئی

ہوا اسکو معرفت اوسکو حاصل
ہوا بالیقین ذات واحد مین واصل

لکھے ہین بہت وید مین ایسے ایسے — ۳۱ — ہمیشہ کرو یگیہ جو چاہے جیسے
کرم سے ہی ہوتے ہین سب یگیہ حاصل — یہی یگیہ کرتے ہین مکتی کو واصل

مگر گیان نکیہ انمین سب سے ہی افضل | مٹاتا ہے جو سب عمل اور سب پھل
سمجھ لو اور ہی گیا نکو جان لو تم | عہا گیا تو انونسے یہ گیان لو تم
کرو نسے خوشنود ہوگی جنون کو | منا و اطاعت سے اونکے منو نکو

کرینگے وہ اوپدیش یہ گیان تمکو
بتائینگے وہ راہ عرفان تمکو

جو یہ گیان تم اونسے پاؤ گے ارجن | ۳۵ | تو پھر موہ سے چھوٹ جاؤ گے ارجن

زمانے کو دیکھو گے تم آتما مین
لگاؤ گے پھر دھیان پرماتما مین

اگر ہو گنہگار بھی سب سے بڑھکر | ۳۶ | تو اس کشتی علم عرفا مین چڑھکر

اوتر جاؤ گے پار جانو یقین تم
یقینا مرے یار مانو یقین تم

تمہو خشک ہیزم کو شعلہ زن آتش | ۳۷ | جلاتی ہے جسطرح آبار دلکش
اسیطرح نیک و بد اعمال انسان | | نہین چھوڑتے نا مکو نار عرفان

اگر پاک اور پاک کن ہے جہان مین بسر ہوگی یوگ مین عمر بھر ہو	۳۸	تو عرفان ہے ایک احسن و جامع نیز تماشای انوار مد نظر ہو

نظر آتا تک پہونچ جا گی جب
تو راز اور اسرار کھلجا ہینگے سب

جو پورے ہین شائق جو صادق ہین طالب	۳۹	کرم اور گیان اندر یو نیر ہین غالب

وہی گیانوان اور ہوتے ہین کامل
پرم شانتی وہ ہی کرتے ہین حاصل

جو سست اعتقاد اور جاہل ہین پورے	۴۰	طلب بھی نہین اور کاہل ہین پورے

وہ ڈوبے ہی رہتے ہین وہم و گمان مین
نہین اونکو آرام دونون جہان مین

تعلق نہین جسکو افعال سے کچھہ لگائے ہوئے آتما مین ہے تن من گرفتار بند عمل وہ نہین ہے	۴۱	سروکار جسکو نہ اعمال سے کچھہ یقین اوسکا وہم و گمان کا دشمن ہے نہ علم الیقین بلکہ حق الیقین ہے

اب ارجن جو خاطر مین کچھ وسوسے ہین دکھا دو چمک تیغ عرفان کی اونکو	۴۲	جو وہم اور خیالات دلنشین ہین بڑے فکر اپنے تن و جان کی اونکو
چوتہا ادہیا	ہٹا دو تعلق تعلق کا... بالکل اوٹھو جنگ کیواسطے بے تامل	سمپتیم

پانچوین ادہیا سنیاس یوگ نام ۲۹ منتر

لگا کہنے ارجن سری کرشن جی سے کہیں آپ نے کرم کا تیاگ ٹھانا	۱	مری عرض سنیئے ذرا آپ جی سے کہیں کرم کو آپ نے یوگ مانا
	یہ کیا بات ہے ایک بات آپ کہیئے جو ان مین سے ہو نیک بات آپ کہیئے	
کہا یون تو دونون ہی یکسان ہین بھائی بھلا یا برا کرم کوئی اگر ہو دوامی ہی سنیاس ہے نام اسکا	۲ و ۳	نہ کرنیسے کرنے مین ہے پر بھلائی بھلائی برائی نہ مدنظر ہو نجات اور مکتی ہے انجام اسکا

کرم یوگ اور گیان یوگ ایک ہی ہین جدا جو سمجھتے ہیں اگیان ہین وہ	۴	سمجھتے ہین ایک انکو وہ ایک ہی ہین وہ دانا ہین عقل دان ہین وہ

اگر ایک مین ہو گیا کوئی کامل
ہوا دونونکا بھی پھل اوسکو حاصل

جہانتک ہے سنیاسیونکی رسائی	٥	رسائی وہان یوگیون نے بھی پائی

نظر آئیگا پر اوسیکو وہ منظر
نظر ایک ہے جسکی علم و عمل پر

جو پہلے ہی سنیاس دھارن کرینگے بہت مشکلین پیش آئینگی اونکو کرم یوگ کی سادھنا کرنیوالے	٦	کرم یوگ سے کام کچھ بھی نہ لینگے رہ کامیابی بھلانگی اونکو جو ہین آتم آرادھنا کرنیوالے

رہ رستگاری وہ پائینگے جلدی
کرم اونکو ثمرہ دکھائینگے جلدی

ہے شانتی آتما اور صفا قلب جسکا	٧	ہوا زور احساس سے سلب جسکا

سمجھتے ہیں ایک آئینہ جہانکی ‏— ‏حقیقت عیان جس پہ ہے جسم و جانکی

نظر آتے نہیں وہ زمانے کو شاغل
نہیں دیکھ سکیگا کوئی اونکو غافل

۸ و ۹

نہیں کام سننا نہ کہنا ہمارا ‏— ‏نہیں دیکھنے سونگھنے کا بھی یارا
نہ ہم گرم و سرد جہاں ہیں واقف ‏— ‏نہ دنیا میں خشم و غضب سے ہیں خائف
نہ لینا نہ دینا نہ سونا نہ کھانا ‏— ‏نہ چلنا نہ پھرنا نہ آنا نہ جانا
نہ پل مارنا اور نہ دم ریت کرنا ‏— ‏کسی شغل کا بے کم و کاست کرنا
ہمارا نہیں کام ایسا ہی جانو ‏— ‏سبھی قدرتہ ہو رہے ہیں یہ مانو
جو ہیں اپنا اپنا ہیں سب کام کرتے ‏— ‏ہم اپنے کو ہیں مفت بدنام کرتے

جو عارف ہیں اس بات کو مانتے ہیں
جو دانا ہیں اس راز کو جانتے ہیں

۱۰ و ۱۱

جو کرتے ہیں یہ جانکر کام کوئی ‏— ‏نہیں کام اونکا بدی اور نکوئی
وہ بے لوث پاتے ہیں مشغل کمال ہیں ‏— ‏ہمہ تن عمل اور پھر بے عمل ہیں

نہیں اونکو کچھہ بھی کرم سے تعلق
وہ کرتے ہین سب کچھہ مگر بے تعلق

تعلق یہی کہ ہو حب کی شدّت ہی
اسمین ہے تن من اسمین ہی بدّہی

نتیجے پہ اونکو نظر ہی ہنین کچھہ
۱۲
نتیجے کی اونکو خبر ہی ہنین کچھہ

نتیجہ کی خواہش ہے جنکے دلونمین
وہ اعمال سے اپنے ہین شکلونمین

۱۳ و ۱۴

ہے نو دوار کا شہر یہ جسم خاکی
یہی راجدھانی ہے پرماتما کی

وہی اس مین ارام سے جاگزین ہے
حکومت سے اوسکو غرض کچھہ نہین ہے

نہ کرتا ہوا خود نظر آرہا ہے
کسیکو نہ کچھہ کام فرما رہا ہی

نہ کرم اوسکا کوئی رچا ایشور نے
بنایا نہ کرمونکو پرمیشور نے

نہ کرم اور عملسے تعلق ہی اوسکا
نہ کرمونکے پھل سے تعلق ہی اوسکا

بنا بھول سے جیو پندار والا
بنا جہل سے خود اہنکار والا

نہین باپ اور نہین فعل آتماکا	۱۵	نہین فعل یہ فاعل این و آن کا

پڑا پردہ جہل و پندار جانپر
ہوئی شیفتہ جان وہم و گمانپر

ہوا گیان سے دور اگیان جسکا ہوئی تیرگی عقل و دل کی زائل	۱۶	ہوا رہنما مہر عرفان جسکا ہوا زنگ سے پاک آئینہ دل

لگی دیکھنے آتما اپنا آپا
تو دیکھا کہ پرماتما ہون سراپا

لگا اسطرح جسکا دل آتما مین رہا اعتقاد اور بھروسا اوسی کا	۱۷	سراپا ہوئے محو پرماتما مین ملا اونکو چاہا ہوا اوسنے جیکا

گیا وہم و وسواس سب دور اپنا
ملایا اوسی نور مین نور اپنا

نہ مرغوب و مقبول سے اونکو رغبت شریف و رذیل ایک اونکی نظر مین	۱۸	نہ مکروہ و مردود سے اونکو نفرت برابر بد و نیک اونکی نظر مین

وہی علم عرفانکے عامل ہین پورے
کمال اونکو حاصل ہے کامل ہین پورے

ملی جنکو سمتا کی ایسی فضیلت	۱۹	ہوئی دیدہ دلکی حاصل بصیرت
اونھوں نے ہی اس ارفانکو جیتا		اور اوس عالم جاودانی کو جیتا

وصال حقیقی ہوا اونکو حاصل
وہ بیشک ہوئے ذات واحد مین واصل

جو لوالشور مین لگائے ہوئے ہین	۲۰	جو پرماتما مین سمائے ہوئے ہین
نہ آرام وراحت سے مسرور ہین	و ۲۱	نہ رنج والم سے وہ رنجور ہین
نہ دنیا مین لذات سے باخبر ہین		نہ شہوات وحظات مد نظر ہین
برہم لوک سے ہے لگاؤ تمانا کا		برہم مین سے ہے بیوپار اتما کا

مسرور واحی اوٹھاتے ہین وہ ہی
ہمیشہ کا آنند پاتے ہین وہ ہی

یہ سب سازوسامان فانی ہین جی	۲۲	یہ سب شوکت وشان فانی ہی فانی

ہوئے جبکہ خشم و غضب دور اونکے | ۲۶ | ہوئے نفس کے جوش کافور اونکے

نہیں ہے دل اونکا ہوا و ہوس مین
ہے قابو میں مایا برہما اونکے بس مین

وساوس نہ دل مین ہون جنکے مر مو | ۲۷ | نظر کو جما کر میان دو ابرو
پران اور اپان اپنے باہم ملائین | و ۲۸ | من اپنا وہ حبس نفس مین لگائین
غضب اور بیم و رجا پر ہون جابر | | حواس اور نفس و خرد پر ہون قادر

سدا مکت ہیں ایسے یوگی منی جن
سپھل اونکی نگیتی سپھل اونکا جیون

اگر دھیان ایسا لگا لیجئے ہیں | ۲۹ | اور اس یوگ سے وہ سمائینگے مجھہ مین
مجھے بیغرض سب کا پیارا وہ سمجھیں | | مجھے سب مین اور سب سے نیارا وہ سمجھین
مجھے یگ سے اور تپ سے محظوظ کر جانتے | | مجھے ایشور اور جگدیش مانین

وہی مکت پانیکے لائق ہین ارجن
وہی میرے نزدیک فائق ہین ارجن -

پانچوان ادھیا

سماپت

چھٹا ادھیائے آتم سنیم یوگ نام

۴۷ منتر

ہری کرشن ارجن سے فرما رہے ہیں کہ یوگ اور سنیاس کو تم نے جانا کرم پھل سے مطلب نہیں یوگیوں کو	۱	وہ ارجن کو یہ بات سمجھا رہے ہیں اور اس نے کرم کا تعلق بھی مانا نہ کوئی غرض اس نے سنیاسیوں کو

نہیں نام سنیاس ترک ہون کا
نہ ترک عمل کام ۔ یوگی جنن کا

دوئی یوگ سنیاس میں نام کی ہے کرم پھل کا ہے یوگ میں تیاگ پہلے	۲	رکھو یاد یہ بات بھی کام کی ہے کرم سے ہے سنیاس میں لاگ پہلے
جو یہ چاہتا ہے کہ ہو گیان پورا ہو شغل سے اوس کا جب یوگ کامل	۳	اسے چاہیے شغل میں دھیان پورا ہوئی قلب کو اوسکے تسکین حاصل

کرم فرض جو یاں سنیاس کا ہے
سکوں لازمی یوگ ابھیاس کا ہے

ہوئیں خواہشیں لذتوں کے لیے تو جنہیں ہیں لگی کا چھپا نہیں	۴	ہوا دور سب شوق اور ہر کے لیے جو دنیا سے لگی ہے تو ہے جانمیں

کمال اوسکو حاصل ہوا ہے کہینگے
وہی مرد کامل ہوا ہے ... کہینگے

ضروری ہے سے یاروں کا بیگانہ	۵	نہیں چاہیے اسکی ہمت گھٹانا

اگر یار جانی ہے جانکا تو دل ہے
وگرنہ یہی دشمن جان گل ہے

جو لوگی سے دلکو کیا الہی پیر	۶	نہ گرنے دیا اوسکو قعر ہوس میں

سے گا وہ ہمدرد و غمخوار پورا
وگرنہ کریگا اوسے خوار پورا

دل مطمئن ملگیا اتما کو نظر اب نہیں بیچ دارم کچھ موثر نہ سردی نہ گرمی ہے گا اسے		تو پھر چاہیے اور کیا آتما کو توجہ نہ بحقیر و دشنام پر کچھ نہ سختی ہے گا ہے نہ نرمی ہر گاہے

	نہ عزت سے خوش اور نہ ذلت سے ناخوش غرض ہیں نہیں کوئی ناخوش ہے یا خوش	
ہیں جو محو علم و کمالات باطن زر و سنگ و آہن ہیں یکساں بنظر میں گنے جاینگے گیانیوں میں وہ افضل	۸	ہوئے منکشف جنپہ حالات باطن ہوس اوسکے ہاں ایک ہیں تحسین و تشنین کہے جاینگے یوگیوں میں وہ اکمل
کوئی بے غرض اپنی الفت جتائے ہو دلدار یا ہو دل آزار کوئی گرفتار عصیاں ہو یا پاکدامان یگانہ ہو کوئی کہ بیگانہ کوئی	۹	غرض سے کوئی لطف اپنا دکھائے وفادار ہو یا جفاکار کوئی سر سروراں یا غلام غلاماں ہو دیوانہ کوئی کہ فرزانہ کوئی
	برابر ہوں سب کوئی جسکی نظر میں وہی سب سے برتر ہیں نوع بشر میں	
ضروری ہے یوگی کو خلوت نشینی خیالات باطل کا دل میں نہ لانا	۱۰	مناسب ہے لازم ہے عزلت گزینی طبیعت کا بیم و رجا سے ہٹانا

مشاغل ریاضت کے ہوں دائمی بھی
تعلق نہو اور رہے قائمی بھی

١٥ - تک	١٤	١١ ١٢ ١٣
خس و خار سے پاک ہو خاک جسکی میسر نہ آئے اگر چرم آہو نشست او سینہ پہ رکھکر لگائی رہے من رکھے یوگ ابھیاس پر منکو استھر عمل پہ سدا اپنے کم و کاست رکھے ہو دائم ہوا و ہوس سوختہ بھی تصور میں میرے رہے وہ نکو خو		سہانا مقام اور زمین پاک جسکی ہو او بس جائے ہموار پر چرم آہو تو ہو گھاس کا یا کشا کا ہی آسن لطافت ہو باطن کی مرکوز خاطر سر و گردن و جسم کو راست رکھے ہو بینی پہ ہر دم نظر دوختہ بھی ہو دل بے ہراس اور خاطر مجموع بھی

ہمیشہ جو ایسے عملکا ہو عامل
رکھے یہ وتیرہ تو یوگی ہو کامل

نہ فاقہ مین رکھی ہے کچھ کامیابی		ہے بسیار خوابی میں پوری خرابی

بہت جاگنا اور سونا زیادہ
ہے بیکار جو اُنپہ ہو دل نہادہ

١٧

رہے اعتدال انمین ہے ضرورت
یہی ہے یہی یوگ بِدّہی کی صورت

خور و خواب و رفتار مین یہ عمل ہو
تو ممکن نہین یوگ مین کچھہ خلل ہو

١٨

رہی جب نہ دنیا نہ عقبیٰ کی خواہش
ہوئی دور دل سے تمنا کی کاوش
دل آویزیان ہین نہ حرص و ہوا مین
طبیعت بھی مشغول ہے آتما مین

فضیلت وہی پائیگا یوگیو مین
وہی بدہ کہلائیگا یوگیو مین

١٩

ہوا ہے ریاضت سے جو قلب روشن
ہوا ہے جو نور حقیقت کا مخزن
نہیں اضطرار اوسکو حرص و ہوا سے
نہیں اوسکو جنبش ذرا اپنی جا سے

ہوا جس مکان مین نہین آنے پاتی
وہان شمع کی لو نہین ڈگمگاتی

ہوا جو شہود حقیقت کا حاصل
ہوا راحت جانسے غم سے جدا
نہیں آشنا چشم اور گوش حس سے
نہیں اوس سے اعلیٰ کوئی اور شی ہے
مصیبت بھی تکلیف بھی وہ سہیگا

ہوا یوگ ایسا سمین جسکو حاصل
ملا اوسکو برہما سکھ کا آنند ایسا
نہ آگاہ کچھ بھی انش ہوش حس سے
اوسی میں ہمیشہ وہ آنند میں ہے
مگر اوس طریقے پہ قائم رہیگا

یہی یوگ سے یوگ میں دل لگاؤ
قدم اپنا ہمت سے اس پر جماؤ

خیالات سے خواہشیں ہوں جو پیدا
ہمیشہ سے ضبط حواس انکو دبا
وساوس کو خاطر میں لائیں نہ گاہے

۱۴ ۹ ۲۵

نہیں ہوتے یوگی کبھی اونپہ شیدا
سبب سے دلکا بھی قابو میں رکھنا
نظر اور جانب اٹھائیں نہ گاہے

پھر آہستہ آہستہ صبر و سکوں سے
کریں دانش و دلکو راغب وطن سے

دل بیقرار اور مضطر ہو اپنے ۲۶ عجب بیقرار ایسے خوگر ہو اپنے

اونہین روکنا ہر طرف سے ہے واجب		ہے ہر طرح قابو مین رکھنا مناسب

لگائین اگر آتما مین لگائین

جمائین اگر آتما مین جمائین

ہوئی یوگ سے مطمئن جنکی خاطر ہین وہ واصل ذات حق در حقیقت سدا ایسے جوگی ہے دل جنکے بسمل	۲۷ و ۲۸	ہوئے گن بھی ایذا رسانی سے قاصر نہین اس سے بہتر کوئی اور راحت نہین پاپ اور دوش سے جنکی سمین

وہی پاینگے راحت بیکران بھی

پربرمھ کا پائینگے وہ نشان بھی

بد و نیک یکسان ہین جنکی نظر مین جو سب آتمائون کو سم جانتے ہین نظر جنکو مین سب مین سب مجھمین آئین	۲۹ و ۳۰	تفاوت سمجھتے نہین خیر و شر مین سبھو مین جو ایک آتما مانتے ہین وہ یوگی بھلا مجھکو کیونکر نہ بھائین

سمجھتے ہین ہر وقت وہ مجھکو حاضر

مین ہر آن وہر لحظہ ہون انکا ناظر

جو اس راز توحید کو جانتے ہین
سمجھتے ہین جو آتما ایک سب مین

۳۱ و ۳۲

مجھے ہر جگہہ جلوہ گر جانتے ہین
لقب انکو ہے سب کے رنج و تعب ہین

ہے آرام مین سب کے آرام اونکو
زمانہ کہیگا نکو نام اون کو

کہا سن کے ارجن نے سچ ہے یہ بالکل
تامل بھی اس مین مگر ہے تو یہ ہے
محالات سے دیرپا ہے اسکی

۳۳ و ۳۴

ہے سمتا کی خوبی مین سنکوتامل
پس پیش مجھکو اگر ہے تو یہ ہے
نہین دلمین ہرگز سمائی ہے اسکی

نہین ہے قرار و سکون دلمین مطلق
نہ رکنا ہے مثل ہوا اسکا برحق

تو فرمایا پھر یہ سری کرشنجی نے
کلام اسکے چنچل ہنے مین نہین ہے
مگر یوگ ابھیاس ہے وہ توانا
ہٹائے جو چنچل بنا اک نفس مین

۳۵

نہین منکو پانا ہے آسان کسی نے
نہین ہے نہین ہے یہ سبکو نصیب
ہے ہیراگ ابھیاس ہی امید دانا
رکھے گر مجھ منکو یہ گی کیے بس مین

نہو بس میں جب دلکا قابو مین لانا | ٣٦ | تو مشکل ہے پھر یوگ کا بھی بن آنا

ریاضت سے قدرت کوئی پا سکیگا
وہی دلکو کچھ راہ پر لا سکیگا

کیا عرض ارجن نے یہ مینی مانا
مگر آپ یہ بھی تو فرمائیے اب
کسی نے اگر دلپہ قابو بھی پایا
وہ قابو سے باہر مگر ہوگیا پھر
گیا یوگ سے اور بھگتی سے چھوٹا
زمین کا رہا اور نہ وہ آسمانکا

٣٧ و ٣٨ و ٣٩

کہ ممکن ہے دلکا کبھی قابو مین لانا
مجھے آپ یہ بات بتلائیے اب
ریاضت میں مشکل سے اوسکو لگایا
تو اوس یوگ کا کیا نتیجہ ہے آخر
وہ اک پارۂ ابر کیطرح ٹوٹا
کہو حال کیا ہوگا اوس بیچارنکا

نہیں اور کوئی بتاؤ گے تم ہی
یہ سندیہ میرا مٹاؤ گے تم ہی

سری کرشن بولے اگر ایسا جوگی
تو اس لوک میں اوسنے کیا شے کھوئی

۴۰

ہوا کوئی اور اوسکی حالت یہ ہوگی
نہ پرلوک مین اوسکے نقصان کوئی

بھلا اوسکا پھر کیوں برا حال ہوگا
بد انجام کیوں نیک اعمال ہوگا

نکوکار جو لوگ پاتے ہین سارے	٤١	وہیں جا پہنچے ایسے یوگی ہمارے
وہان پاس اپنا بہت دن کرینگے	و ٤٢	قدم پھر بھی دنیا مین اگر دہرینگے
مگر جنم پاینگے اونتم ہی کل میں		جو اعلی گنا جائیگا خرد و کلان مین
کوئی گیا نہو نکے یہان جنم لیگا		کوئی راہ پر یوگیوں کی چلیگا

ہے دشوار تر جنم پانا بھی ایسا
غنیمت ہے دنیا مین آنا بھی ایسا

جس ابھیاس مین دل لگا یا تھا پہلے	٤٣	جو گیان اوسکے دلمین سمایا تھا پہلے
اوسیکی ممتا اوہنین اب بھی ہوگی	و ٤٤	زیادہ جتن پھر کرینگے وہ جوگی

وہی سابقہ شغل امداد دیگا
وہی قدرتہ اونکی مکتی کرے گا

کئی جنم بھی پا سکے وہ تو گیا ہے	٤٥	رفیق اونکا پہلا عمل رہنما ہے

ہر اک جنم میں اونکی ساتھہ آئیگا وہ
ضرور اونکو منزل پہ پہنچائیگا وہ

تپسوی ہو یا کوئی پنڈت ہو کامل | ۴۶ | ہے ان سب سے اعلیٰ جو یوگی ہو عامل
کرو یوگ کو اختیار اب تم ارجن | ۴۷ | رکھو اسپہ دارومدار اب تم ارجن

مگر یوگیوں میں بھی افضل وہ یوگی
گنا جائیگا جسکو بھگتی بھی ہوگی

ٹھمیٰ دہیائے | | سمپت پُورتی

گیان و گیان جوگ نام ساتویں ادہیائے منتر

سری کرشن کہتے ہیں ارجن سنو تم | ۱ | سکھا میرے ہو میرے پیارے بھی ہو تم
مرے آسرے یوگ میں دل لگا کر | | طبیعت کو بھگتی میں میری جما کر
بلا شبہ و شک جیسا جانوگے مجھکو | | بحق الیقین جیسا مانوگے مجھکو

وہی راز سمتے بیان اب کرونگا
وہ اسرار تم پر عیاں سب کرونگا

کہونگا میں گیان اور وگیان سب کچھ	۲	رکھونگا نہ پوشیدہ میں تمسے اب کچھ
رہیگی نہ نامحرمیت کی صورت نہوگی کسی علم کی بھی ضرورت		
ہزاروں ہی جو ایک حق میں ہے ایسا	۳	نہ نکلیگا جانے مجھے میں ہوں جیسا
اگر کوئی ہوگا تو وہ شاذ و نادر جو ہوگا کمالات باطن پہ قادر		
پرا اور اپرا ہیں دو میری مایا جو اپرا ہے وہ آٹھ پرکار کی ہے نہ اس بھید سے کوئی ماہر ہے دیکھو جل اور پرتھوی تیج بایو بھی جانو ہیں من اور بدھ بھی اپرا میں داخل پرا میری پرکرت اعلی ہے سب سے اسے جیو کہتے ہیں یہ جان لو تم	۴ تا ۶	انہیں میں ہے سب اپرا جلوہ سمایا بنایا یہی قدرتِ اظہار کی ہے جدا ایک سے ایک ظاہر ہے دیکھو ہے آکاش سب سے جدا یہ بھی مانو اہنکار ہے آٹھواں انمیں شامل کیا حکمت کو جس نے دھارن ہے سب اوسیکا ہے جلوہ یہ سب مان لو تم

	پرا اور اپرا کی قدرت ہے بھاری وجود و عدم میری مایا ہے ساری	
نہین مجھسے برتر کوئی انس و جانین	۷	جدا مجھسے کوئی نہین دو جہانین
	گہر سینکڑون ایک ڈور مین جیسے سمجھ لو مری ڈور مین سب ہین ایسے	
ہون پانی کا رس مہر و مہ کی ضیا ہون	۸	ہون وید و منین اوم اور صدائے اخلا ہون
	منشو مین پرشارتھ ہون مین ہی ارجن جو کہتا ہون مین گوش جان سے ذرا سن	
تپسو مین تپ ہون پہولون مین خوشبو	۹	مین اگنی مین ہون تیج اے یار خوشخو
	ہین جاندار جو ان کی جان ہون مین تو مدار حیات جہان ہون تو مین ہون	
ازل سے ہون تخم آفرینش کا مین ہی جو دانش ہے دانشورون مین وہ مین ہون	۱۰	ہوا ہون سبب اس نمائش کا مین ہی جو رونق ہے تیجسویون مین وہ مین ہون

ہین بلوان اور نفیس جو ہین غالب	۱۱	وہ بل مین ہون اونہین مین امریتالب
	اگر دہرم کی کامنا ہے یہ مانو تو وہ کام بھی مین ہون یہ خوب جانو	
تمو گن ہے یا ہے رجو گن ستو گن	۱۲	وجود انکا میرے سبب سے ہے ار حسن
	مگر انمین موجود مجھکو نجانو ؎ یہ موجود ہین مجھہ مین یہ بات مانو	
مری ذات سے ہے لا فنا جاودانی یہ تینون گن اپنا دکھاتے ہین سبکو	۱۳	تغیر گنونکو ہے ہین وہ ہی فانی زمانہ مین غافل بناتے ہین سبکو
	ہے بہولا ہوا مجھکو سنسار سارا نہین ہے مرے جان سکنے کا یارا	
یہ گنونت مایا الوکک ہے ہیری	۱۴	رہ رہت ہے اسنے دنیا کی گھیری
	بنایا ہوا ہے یہ بہوساگر اس کا ترے گا وہی من لگا مجھہ مین جس کا ؎	

مگر چھا گیا جن پہ اگیان بالکل	۱۵	نہیں جنکا میری طرف دھیان بالکل

اسر کھائو کا آسرا لیلیا ہے
اونھون نے ستم اپنے اوپر کیا ہے

مرے بھگت ہیں چار دنیا مین جن مصیبت زدہ یا طلبگار میرا	۱۶ و ۱۷	مین کہتا ہون اب تجھسے یہ بات جنکی سن غرضمند یا عاشق زار میرا

جو عاشق ہے میرا مین عاشق ہون اوسکا
وہ شائق ہے میرا مین شائق ہون اوسکا

سبھی یون تو ہین میرے نزدیک لائق اسے آتما اپنی مین جانتا ہون مین جیسا ہون وہ مجھکو جانے ہوئی ہے	۱۸ و ۱۹	سمجھتا ہون اوسکو مگر سبسے فائق سمایا ہے وہ مجھ مین یہ مانتا ہون مجھے اسر اپنا مانے ہوئے ہے

نہیں سہل جنمو مین گیان ایسا ہونا
ہے دشوار تر گیانوان ایسا ہونا

کسی دیوتا کا کرے کوئی پوجن	۲۰ تا ۲۲	تصدق کسی پر کرے کوئی تن من و

کسی پر عقیدہ ہوا گیا نیا ہے		بہت صدق ہے اور بہت مانتا ہے
	مگر وہ عقیدہ جماتا ہوں میں ہی رہ کامیابی دکھاتا ہوں میں ہی۔	
مگر دیرپا ہے نہ یہ کامیابی وہی نارسا رہنمائی کریگی	۲۳	ہے یہ نارسا عقل کی سب خرابی تو اوس دیوتا تک رسائی کریگی
	مرے بھگت جو عقل رکھتے ہیں کامل وہ بیشک مری ذات میں ہونگے واصل	
مری ذات ہے نرنکار اور دائم مگر ہیں جو کم فہم گمراہ بالکل	۲۴	مری ذات ہے لازوال اور قائم نہیں جو حقیقت سے آگاہ بالکل
	مجھے مورتیاں وہ مانتے ہیں مجھے مثل انسان وہ جانتے ہیں	
نہیں راز مخفی مرا سب پہ ظاہر تو کم عقل مجھکو امر کیسے جانیں	۲۵	نہیں ہے کوئی جوگ مایا کا ماہر اجنما بظاہر بھلا کیسے مانیں۔

ازلسے جو اسوقت تک کچھ ہوا ہے | ۲۶ | جو کچھ ہو رہا ہے کہ ہوتا رہا ہے

ہے معلوم سب کچھ تجھے سب خبر ہے
مگر مجھسے واقف نہ کوئی بشر ہے

سنو راگ اور دویش کی بھاونا سے | ۲۷ | پریتی کی اور بیر کی بھاونا سے

مچایا ہے یہ ڈھونڈ اگیانیوں نے
ہوا گیان جبکو وہی اسکو جانے

نکوکار اور نیک اعمال ہیں جو | ۲۸ | نہیں اس سے ہرگز سروکار اونکو

اگر ہے تو مجھ سے سروکار اونکا
عقیدہ ہے مجھپر ہی آیار اونکا

وہ کرتے ہیں میرے لئے یہ کوشش | ۲۹ | ہے آواگون چھوٹجانیکی خواہش

برہمہ اور ادھیاتم اور کرم کو بھی
وہ پوری طرح جان لیتے ہیں سب ہی

ادھی دیو جو مجھکو جانینگے ارجن | ۳۰ | ادھی بھوت جو مجھکو مانینگے ارجن

جو سمجھینگے سارے ہی انکو سوامی		نہیں ان لیسے اپرشتو میں کوئی بھی خامی
	نہ آخر میں کچھہ اونکو ارمان ہوگا دم واپسیں بھی مرادہیان ہوگا	
سانکھ یوگ اُدہیائے		سماپت ہوئی

مہا پرش جوگ نام آٹھویں ادہیائے

منتر ۲۸

لگا کہنے ارجن سر کرشن سینیے برمہہ اور اُدہیاتم اور کرم کیا ہیں ادہی دیو کہتے ہیں کسکو بتاؤ کہان ہے ادہی یگیہ اس دیہہ مین ہی	۱ ۲	توجہ سے میرا ہے جو پرشن سنیے مرے کان بھی لسنے ناآشنا ہیں ادہی بہوت ہے کون مجھکو دکہاؤ رکھو تم نہ اب مجھکو سندیہ مین ہی
	رہیگا دم واپسین گیان کیونکر رہیگا کہو آپ کا دہیان کیونکر	

	۳	
ہریکرشن بولے سنو میرے پیارے		سوالات ہین تیرے سنے سب تمہارے
برمھ ایک ہے وہ جو فانی نہین ہے		کہین بھی کوئی اوسکا ثانی نہین ہے
نہین ابتدا انتہا اوسکی کوئی		اوسے ایسا جانو یہی ہے بکوئی
سُبھاؤ اوسکا ہے اپنا جلوہ دکھانا		اوسیکو ہے مخلوق نے جیو مانا
یہی جیوآتم ہے ادھیاتم ارجن		مین کہتا ہون جو تجھسے ذرا غور سے سُن

وجود جہان کرم کی ہے بدولت
جسے کرم کہتے ہین ہے اوسکی قدرت

	۴	
ادھی بھوت اشیای نابودنی ہین		بگڑتی ہین جو اس جہامین بنی ہین

ادھی دیو سب دیوتاؤنکا افسر
ادھی یگیہ بھی ہے مری ذات انور

	۵	
دم واپسین میرا سمرن کریگا		مجھے یاد کرتا ہوا جو مریگا

تو ہوگا یہ آواگون دور اوس کا
ملیگا مرے نور مین نور اوسکا

دم مرگ میں جس کا جیمین رہیگا مری یاد ہر آن ہر لحظہ ہر دم	۶ و ۷	وہی دوسرا جنم اوسکو ملیگا رہیگی اگر تجھکو اے میرے ہمدم

تو انجام پھر جنگ کا بھی ہے اچھا
نتیجہ اس آہنگ کا بھی ہے اچھا

ہوا میرے شمرنکا اتہیاس جسکو	۸	بھلا پھر وہ لائیگا خاطر میں کسکو

نہ جب مائل غیر ہوگی طبیعت
تو ہو جائگی رفتہ رفتہ یہ عادت

میں سرگیہ ہوں اور آگاہ سب سے میں پروردگار نہان و عیاں ہوں خیالات سے میری ہستی ہے باہر سدا ہوں چیتن اور نور بالکل دم اپنے میں مجھکو اپنا سمجھکر حقیقت میں وہ واصل ذات ہوگا	۹ و ۱۰	نہیں جانتا کوئی بھی ہوں میں کب سے محرک کوئی کا میں بیگمان ہوں قیاسات سے میری قدرت ہے برتر جہالت سے اگیان سے دور بالکل رہیگا جو اس دہیان کا میرے خوگر نہ ہر گز گرفتار آفات ہوگا

جیسے ماہر وید کہتے ہین اکثر	۱۱	برہمچرج ہے جسکے طالب ہین اکثر
	وہ رتبہ وہ پایہ بیان سب کرونگا وہی مختصر طور پر اب کہونگا ؛	
جو اس اور دلکا بھی قابو مین لانا برہمہ روپ ہے اُدم جو ایک اکشر	۱۲ و ۱۳	ہمیان دو ابرو نفس کا جمانا دم واپسین اوسکا رکھنا زبان پر
	یہی ہے اسمرن ہے مکتی کا کارن رہو اس پہ قائم کرو اسکو دھارن	
نہین جسکا دل ماسوا ایکطرف ہے رہیگا جسے متصل دھیان میرا	۱۴	طبیعت کا میلان جس طرف ہے ہے ملنا بہت اوسکو آسان میرا
وصال حقیقی ہوا جسکو حاصل نہین کام کچھہ اوسکا آواگون سے	۱۵	مری ذات مین ہو گیا ہے جو واصل نہین اونکو دکھہ سکھہ جنم اور مرنے سے
برہمہ لوک تک سے جتنے ہین اونکے اگر ہو گئی جسکی مجھہ تک رسائی	۱۶	برہمہ لوک تک پھر کبھی جاتے ہین اونکے نجات اوسنے پھر جنم لینے سے پائی

برہما کے دمنین یہ سنسار سارا	۲۱ تا ۲۲	نمودار ہوتا ہے اور آشکارا
جو ہوتا ہے نابود برہما کی شبمین		نہین ہتا موجود برہما کی شبمین
ازل سے چلا ہے یہ دور و تسلسل		ابد تک رہیگا یہی دور بالکل
مگر جو پدارتھ ہے ابکت ارجن		زوال اوسکو ہرگز نہین ہے عزیز سن
ہے ابگت اکشر نہین ہے جو فانی		پرم دھام میرا ہے وہ جاودانی

پرم دھام ہر بھگت پاتے ہین بیشک
پہنچتے ہین میرے پرم بھگت مجھ تک

ہے راہ نجات اور بھی ایک ارجن	۲۳ و ۲۴	بتاتا ہون مین تجھکو یہ بات بھی سن
سکل پکش اور اوترائن مین مرنا		سفر دار فانی سے اسوقت کرنا

یہ صورت بھی ہے باعث رستگاری
مٹاتی ہے آواگون کی جو خواری

اگر دکشنا ین ہو اور ہو کرشنا	۲۵	تو باقی رہیگی ہوس اور ترشنا
ہوا سورگ مین تھوڑے دنکو ہی جانا		نہین چھوٹ سکتا ہے دنیا مین آنا

کرشن اور شکل دو گئی ہین انادی کرسنا کریگی گرفتار دنیا	۲۶	رہ رستگاری شکل نے دکھادی بناکر رہیگی وہ پھر یار دنیا
جو واقف ہوا ایسے بھیتو نسے کوئی	۲۷	نہ عمر اپنی پھر موہ ممتا مین کھوئی

تو ہر وقت میں ہے نجات اوسکو حاصل
سمجھ لو ہوا ذات حق مین وہ واصل

ہے جانا گیا وید ہینے کو افضل جو واقف ہین تب اور اونکے پھلسے	۲۸	ہے مانا گیا تپ کو یگیہ کا پھل ہیں جو بہرہ ور انکے علم و عملسے

ہوئی معرفت سے انھین آگہی جب
تو پھر ہیچ ہین اونکے نزدیک یہ سب

آٹھوین ادھیا

سماپت

ہوئی

راج وِدّیا راجگیہ نوین ادہیا

۳۴ منتر

سِری کرشنکا بچن

اب ارجن مین کہتا ہون اک رازِ نہان
عجب راز ہے نام ہے گیان جسکا
سناؤ نمین وگیان کی ساتھ اوسکو

١

نہین جانتا ہے اسے جیسے کوئی انسان
نہین جان لینا ہے آسان جسکا
سنو تم دل و جان کی ساتھ اوسکو

تو پھر چھوٹ جاؤگے دنیا ے دونسے
نہوگا سروکار فکر زبونسے

یہی گیان ہے سارے گیانونسے بڑھکر
لطیف اور پاک اور افضل ہے سبسے

٢

خفیات و اسرار ہین سبسے برتر
مجھے جان سکتے ہین جنکے سبب سے

نہین اوسکا ابھیاس دشوار ارجن
فنا سے نہ اوسکا سروکار ارجن

نہین ہے جنہین عقیدا اسپہ بالکل
پتہ پھر لگیگا کہان میرا اونکو

۳

نہین جو ارہتو نہین ایکبے تأمل
ملیگا نہ ہرگز نشان میرا اونکو

بہٹکتے پھرینگے وہ آواگون مین
پہنسے ہی رہینگے جنم اور مرن مین

عیان و نہان مین ہے میرا ہی جلوہ
ہے مخلوق سب مجہمین متحد دائم
کسیسے نہین مجہکو پیوستگی کچھہ

۴ و ۵

زمین و زمان مین ہے میرا ہی جلوہ
مگر مین نہین اسطرح اوسمین قائم
کسیسے نہین مجہکو دلبستگی کچھہ

ہمیشہ سے مین سبکا ہون پرورش گن
ہے قدرت مری قابل دید ارجن

ہوا جیسے آکاش مین پھر رہی ہے
جب اک کلپ کا دور ہوتا ہے پورا

۶ و ۷

یہ مخلوق مجھہ مین بسر کر رہی ہے
دکھاتی ہے پرلے جب اپنا ظہورا

تو لئے میری مایا مین ہوتی ہے خلقت
دکہاتی ہے پھر دوسرا اور قدرت

اسیطرح کرتا ہون ہر بار پیدا	۸ و ۹	مین کرتا ہی رہتا ہون سب کچھہ ہویدا

مگر بیغرض ہین یہ سب کام میرے
مجھے باندہ سکتے نہین کب کام میرے

ہے مایا ہی مایا کا یہ کارخانہ	۱۰	ہمے مایا کا پابند سارا زمانہ

ملا ہے یہ مایا کا ادہکار مجھسے
اگر ہے تو ہے یہ سروکار مجھسے

ہے مایا کی مایا ہی دیکھو نرالی سمجھتے نہین کچھہ یہ نادان دیکھو مرے بھاؤ کو یہ نہین جانتے ہین امیدین بھی ہین انکی موہوم بالکل	۱۱ و ۱۲	بنایا ہے انکو لااُبالی سمجھتے ہین مجھکو بھی انسان دیکھو مجھے ایشور یہ نہین مانتے ہین نتیجے عملکے ہین معدوم بالکل

فتور عقلمین اور خطور اسکے دلمین
اثر آشرا لیکا ہوا آب و گل مین

جنہین آسرا اسنو رلیکا ہی ارجن	۱۳	سدا ادو کی رہتی ہی کچھہ اور ہی دُہن

خلوص عقیدت سے سمجھتے ہیں مجھکو		زمانیکا خالق سمجھتے ہیں مجھکو

مجھے مالک اور ایشور جانتے ہیں
مجھے دائم اور لافنا مانتے ہیں

ہمیشہ وہ مصروف ہیں کیرتن میں	۱۴	سدا شغل سیوا کا بھگتی ہے مینین

نمسکار کرتے ہیں با صد عقیدت
وہ رکھتے ہیں کچھہ مجھہ میں بجید عقیدت

کوئی گیان یگیہ سے ہے جانتا میری زمانے پہ ظاہر کوئی جانتا ہے	۱۵	کوئی صدق دلسے ہے سیوا میری ہے مجھکو افلاک سے مانتا ہے

کوئی میری سمتا کا قائل ہے ارجن
کوئی ایکتا کا ہی مائل ہے ارجن

میں ہوں وید یگ اور راگنی بھی میں ہوں ہونکا کرم اور ہون کے پدارتھ پتا میں ہی ہوں اور ماتا بھی میں ہوں	۱۶ و ۱۷	ہون میں ہون اور منتر اور اگنی بھی میں ہوں سدھا اور شدھی میں ہی سب کچھہ ہوں پارتھ میں داتا بھی ہوں اور بدھاتا بھی میں ہوں

مین ہون پاک پروردگار خلائق
ہو ہمین اونکا اور ہون بد مین ہی

ہون مین ہی جو ہین نیکون بدون کے علائق
یجر سام ہون اور رگ بید مین ہی

مین ہون جاننے کے ہی لائق یہ جانو
مین ہون ماننے کے ہی لائق یہ مانو

١٨

بزرگی کا ہون دینے والا بھی مین ہی
جو کرتے ہین سب کچھ ہے میری نظر پر
پناہ جہان ہون کس بیکسان ہون
مری بغرض مہربانی ہے سب پر

ہون سب کی خبر لینے والا بھی مین ہی
وہ آرام ہون جس کے ہو جو گھر مین
خداوند عالم حفیظ امان ہون
عیان ہے الطف نہانی ہے سب پر

ندھان اور استھان پرلے کا مین ہون
غرض لافنا بیج ہر شے کا مین ہون

١٩

سنو گرم و سرد زمانہ ہو ہمین ہی

ہون ابر کرم آب دانہ ہو ہمین ہی

حیات و ممات جہان ہون تو مین ہون
بنای زمین و زمان ہون تو مین ہون

۲۰ و ۲۱

جو ہین پڑہتے ویدونکے دانا و بینا
ہوا جنکو حاصل اس امرتکا پینا

جو کرتے ہین یگون سے میری پرستش
دل و جان سے ہے سورگ کی جنکو خواہش

وہ اس پن سے سورگ پاتے ہین بیشک
وہ ثمرہ بھی جلدی ہی اوٹھاتے ہین بیشک

مگر ناس ہوتے ہی اوس پن کا پھر
منش لوک ہی مین وہ آتے ہین آخر

چلینگے جو اس دہرم پر کامنا سے
نہ چھوٹینگے آواگون کی بلا سے

۲۲

جو رکہتے ہین صرف ایک میرا سہارا
جو چھوڑے ہوئے مجھپہ ہین بار سارا

ضرورت ضرور اونکی کرتا ہون پوری
حفاظت بھی ہے اونکی مجھپر ضروری

۲۳

جنہین دوسرے ہے دیوتاونکی بھگتی
سمجھتے ہین جو اونمین میری ہی شکتی

یہ خوش اعتقادی بھی ہے خوب اونکی
مجھے یہ عقیدت ہے مرغوب اونکی

پرستش ہے میری ہی یہ فی الحقیقت
طریقہ ہے یہ برخلاف طریقت

مجھے بھوگتا اور یگیونکا سوامی	۲۴	نہیں جانتے ہیں یہی دلمین خامی
	جہالت سے بیراہ وہ جا رہے ہین اسیواسطے ٹھوکرین کہا رہے ہین	
جو ہین دیوتا بھوت پتر ونشا عمل	۲۵	ضرور اوسکے لوکونمین ہونگے وہ داخل
	مرا بھگت جو دل لگائیگا مجھمین وہ پائیگا مجھکو سمائیگا مجھمین	
جو پوجیں مجھے پھول پان اور پھل بہی	۲۶	جو دہوتین چرن میرے آنکھونکے جلسے
	پریم اوسنے رہتا ہے مجھکو نہایت وہ مرغوب خاطر ہین میرے بغایت	
جو کرتے ہو تم یگیہ تپ دان ارجن کرو کام جو کچھ ہون ہو کہ پوجن اسی یوگ سنیاسمین دل لگاؤ گرفتار اعمال ہرگز نہوگے	۲۷ و ۲۸	جو کرتے ہو ہر لحظہ ہر آن ارجن جو کھانا کہ پینا کرو میرے ارپن اسی راہ سے میرے دلمین سماؤ ہمیشہ کو آزاد و خرم رہوگے

مجھے دوست دشمن کسیکا نجانو مگر ماننے کے ہے قابل تو یہ ہے	۲۹	مرا اچھا و سبمین برابر ہی مانو اگر جاننے کے ہے قابل تو یہ ہے

کہ بھگتی مری جنکے ہے آب و گل مین
مین ونمین ہون اوسکے وہ ہین میرے دلمین

مرا بھگت کوئی بد اعمال بھی ہو نہ رکھے مگر دوسرے کا سہارا	۳۰	اگر انھکا بد افعال بھی ہو ہو مجھپر ہی دار و مدار اوسکا سارا

اوسے مین تو سادھو ہی مانونگا ارجن
عقیدہ یہ ٹھیک اوسکا جانونگا ارجن

ہے جو دھرم مین اور بھگتی مین کامل رہیگی وہی شانتی بھرپر نتر	۳۱	اوسے شانتی جلد تر ہوگی حاصل رہیگا نہ مجھمین اور اوسمین کچھ انتر

ہو گا مرے بھگت کا ناش مانو
نہ اوسکے عقیدے کو نا راست جانو

ہو گیا ہی پاپ آتما کوئی ارجن		رکھے آسرا میرا ہو اوسمین یہ گن

وہ تریا ہو یا شودر ہو یا ویش ہو
پہنچتے ہیں بیشبہ اونچی گتی کو ۔

اگر بھگت میرا ہو کوئی برہمن
تو پھر بات ہی کیا ہے کہنا ہی کیا ہے

رشی راج جیسا کوئی پاکدامن
اب ارجن تمھارا اسی مین بھلا ہے

کرو میری بھگتی ہو بھگت کامل
کرو فایدہ جسم فانی سے حاصل

رکھو صرف مجھسے سروکار تم تو
کرو صرف مجھکو نمسکار تم تو

اپنی اپنا

کرو سمرن اور دلکو مجھ مین لگاؤ
سماؤ مری ذات مین آ سماؤ

سمانت تیکھ

بھوت جوگ نام دسوین ادھیا

۲ ہم منتر

سری کرشنا کا بچن

ہے ارجن تمہین مجھسے پوری پریتی	۱	سنو دلسے پر پارتھ نشٹھا کی ریتی

یہ باتین سناتا ہون تمسکو ہت سے
تمہین بھی اوچت انکا سننا ہے چت سے

مجھے جان سکتا ہے کب کوئی انسان حقیقت مین ان سبکی بنیاد ہون	۲	رشی مہرشی دیوتا سب ہین حیران مین کرتار ہون انکا اور آدی ہون

نہین جانتا کوئی آغاز میرا
نہ محرم ہے کوئی نہ دمساز میرا

اجنما انادی مجھے جسنے جانا	۳	مجھے مالک اور ایشور سبکا مانا

نجات اوسکو دیگا یہی گیان بیشک
ملائیگا مجھسے یہ عرفان بیشک

چمتکار چیتنتا گیان ہونا	۴ و ۵	سہن شیل ہونا چھما نوان ہونا

سچائی کی اور راستبازی کی عادت
من اور اندریوں کا بھی قابو مین لانا
کسیوقت مین نیست نابود ہونا
مصائب میں کرنا کسیکی اعانت
ہر انسان سے ایک ہی بھاؤ رکھنا

غم و رنج و تکلیف آرام و راحت
ہراسیمگی بیہراسی دکھانا
کسیوقت ہست اور موجود ہونا
جو ملجائے کرنا اوسپر قناعت
بد و نیک سے ایک برتاؤ رکھنا

تپ اور دان خیرات یہ سب خصائل
مجھی سے زمانیکو ہوتی ہین حاصل

منو مہرشی جسنے پیدا کیے ہین
اونھوں نے یہ عالم ہویدا کیے ہین
۶ و ۷
مری یوگ مایا کی مایا ہے جیسی
اگر جان سکتے ہو جیسی ہے ویسی

تو پھر مستقل گیان پاؤگے ارجن
ضرور اپنا مطلب بناؤگے ارجن

ہے جس سے زمانہ کی ہستی وہ مین ہون
ہے جس سے بلندی و پستی وہ مین ہون
۸ و ۹ و ۱۰
خردمند ایسا سمجھتے ہین مجھکو
عقیدت سے دن رات بھجتے ہین مجھکو

لگائے ہوئے ہیں دل و جان مجھمیں
ہمیشہ مرے ذکر سے اونکو تسکین
ہمیشہ من اونکا اسمین مگن ہے

سمائے ہوئے ہیں وہ ہر آن مجھمیں
ہمیشہ اسیکی ہے تعلیم و تلقین
پریم اور پریتی ہے میر الجھن ہے

ضرور اونکو میں گیان یوگ ایا دونگا
وہ مجھہ میں ملینگے میں اونمیں ملونگا

۱۱

کرونگا میں دشواریاں سہل اونکی
جہان گیان دیپک کا پرکاش ہوگا

مٹاونگا تاریکی جہل اونکی
اودیا کا اگیان کا ناش ہوگا

۱۲

لگا کہنے ارجن یہ ارشاد سنکر
پربرمہ ہو اور پرم دہام تم ہو
مجسم خرد اور ادراک ہو تم

بچن آپکے میں ہوا شاد سنکر
اجنما امر اور مادام تم ہو
پرم شدہ اور پاک سے پاک ہو تم

تھے اوسوقت بھی جب نہتی خلق ساری
ہو اب بھی تمہیں ساری خلقت میں ساری

اسِت بیاس نارد رشی اور دیول
ہیں قائل تمہاری ہی قدرت کے کیول

کسیکو بھی تمنا نہین پار سے ہین
یہی آپ بھی مجھسے فرما رہے ہین

جو کچھ آپ کہتے ہین سچ مانتا ہون	۱۴	یقیناً یہی بات مین جانتا ہون

نہین جانتے اپ کو دیوتا - بھی
حقیقت سے واقف نہین وہ ذرا بھی

مہاراج تم خالق انس و جان ہو زمانے کے سرتاج عالم کے سرور	۱۵	مہاراج تم رازق این و آن ہو ملائک کے اور دیوتاؤن کے افسر

سروپ آپ ہی اپنا ہین جان سکتے
کوئی اور جانے نہین مان سکتے

تمہین کہہ سکوگے حقیقت یہ ساری بتاؤ مجھے آپ ہی دھیان اپنا	۱۶ ۱۷	کہ ہو کسطرح ساری دنیا مین ساری سکھاؤ مجھے آپ ہی گیان اپنا

کہان کسطرح سے ہے تمھارا ظہورا
سناؤ مجھے آپ یہ حال پورا ۱۸

حقیقت مین مانوس ہین آپ مجھسے ۔ ۱۸ ۔ تو ساری حقیقت کہین آپ مجھسے

طبیعت ہے خوش اس امی رس سے میری
نہین سکتے پینے سے ہوتی ہے سیری

سری کرشن سنکر یہ بولے کہ ارجن ۔ ۱۹ ۔ مین کہتا ہون جو کچھہ ذرا غور سے سن

نہین میری قدرت کے جلوونکا پایان
کہونگا مگر کچھہ نمایان ۲

مین اجسام انسان و حیوانکی جان ہون ۔ ۲۰ ۔ حیات جہان اور جان جہان ہون

مین آغاز و انجام ہون سب جہانکا
محافظ بھی دنیا مین ہون درمیان کا

۲۱ و ۲۲

مجھے وشنو بارہ ادتیونمین جانو ۔ مجھے مہر پر کاشوانمین مانو
مریچی مجھے تم ہواونمین سمجھو ۔ مجھے اندر تم دیوتاونمین سمجھو
گنو سام تم مجھکو ویدونکے اندر ۔ ستارونمین ان مین ہی ماہ منور
وسو آٹھہ ہین اونمین پاوک ہون مین ہی ۔ ہے من اندریونمین وہ چیتک ہون مین ہی

جو جان سارے ابدان مین ہے وہ مین ہون
جو چینتا جانمین ہے وہ مین ہون

۲۳ و ۲۴ و ۲۵

ہون بکشتونمین مین ہی گو تو ائیگر
برہسپت ہونمین پنڈتان زمین مین
مین ہون ساری دنیا کے سرسونمین ساگر

سمیر و پہاڑونمین رُدرونمین شنکر
ہوں اسکندہ گرُ دان لشکر شکن مین
بھرگ ہونمین رشیونمین بانی مین اکشر

ہون یگونمین جپ دیو رشیونمین نارد
تھکے میری اُستت سے سیس اور ساد

۲۶ و ۲۷

سنو مین ہون استہاورونمین ہماچل
مین ہون چترر تھہ مطربان نمینر
ہے جو نوع اسپا نمین اُچیشروا
سے ہے ایراوت اک ہاتھیونمین نرالا

درختونمین دیکھو تو ہونمین ہی پیپل
کپل مُن ہونمین عارفان جہانمین
جو ہمراہ امرت کے دریا سے نکلا
منشونمین راجا جو ہے سب سے بالا

ہے ان سبمین میری ہی قدرت نمایان
ہین سب قابل عزت و قدر شایان

اگر تجسر مین ہے تو ہے میری مایا اثر بات سکی مین اگر زہر کا ہے بڑے ہے جس سے خلقت وہ خوابیدہ ہوئی ہی جو ہے سیش وہ بوجھ بار زمین ہیر ہو اٹھا	۲۸ و ۲۹	مرا انس ہے کام دہینو نے پایا نمونہ وہ گویلے مرے قہر کا ہے سنو باعث آفرینش ہو مین ہی بڑن خلقت آب و بار زمین ہون

مین ہون آزمیا نام تیرو نمین لائق
مین ہمراج ہون حکم انو نمین فائق

دتیو نمین پہلاد مجھکو ہی مانو	۳۰	ہے جو وقت و معیاد مجھکو ہی مانو

درندون چرندو نمین مین شیر ہون
پرندو نمیں مین ہی گرڑ تیز پر ہون

ہوا مین ہی ہون بیگ والو نمین اجر سری رام ہون مین ہی راجنکار جا	۳۱	ہون گنگا ندی اور نالو نمین ارجن بجا جنکی عظمت کا دنیا مین باجا

مین دریا کی سب مچھلیو نمین مگر ہون
سنو مچھ او تار مشہور تر ہون

نہیں ابتدا جسکی وہ ابتدا ہون ہے جو بجمیں عرصۂ زندگانی	۳۲	نہیں انتہا جسکی وہ انتہا ہون ہون مین ہی تو اوسکا بھی بانی ہمانی
	ہے ویدانت میری ہی ذات مقدس ہون مین ہی مباحث کا ویدانت کے رس	
سماسو نہین دو ندا در اکار کثیر و نکثیر	۳۳	ہے کچھ میری مایا اپار اکثر و نکثیر
	ہون وہ کال جسکا نہین انت آتا ہون مین ہی تو ارجن ورانٹ ور بدھ ہاتا	
اجل اور حیات خلائق ہو نہین ہی ہے نسوا نہین جو کانتی روپ ہو	۳۴	حیات و ممات خلائق ہو نہین ہی ہے جو او نہین کچھ پشانتی ور ہو
	جہان دہیر یا او نہین ہون مین ہی ارجن ہے جو بیریا او نہین ہون مین ہی ارجن	
بر ہد سام بھی سام مین مجھکو جانو مہینو نہین ہو نہین مہینا اگھن کا	۳۵	مین گایتری چھند ہون یہ بھی مانو رتو نہین بسنت اک موسم ہون ہمکا

۳۶

قمار اہل مکر و ریا میں ہون میں ہی
بجے کرنیوالونکی جے ہون میں ہون

جلال اہل صدق و صفا میں ہون میں ہی
وغا میں اگر کوئی شے ہے تو میں ہون

ارادہ ہون اہل ارادت کا میں ہی
عقیدہ ہون اہل عقیدہ لکا میں ہی

۳۷

سر بکرشن میں یادوونمیں ہون نامی
ہے جو پانڈوؤں میں وہ ارجن بھی میں ہون

مرا نام ہے باسدیو گرامی
جو منیونمیں ہیں بیاس وہ منی بھی میں ہون

کبھی شنکراچاریہ میں ہون سن تو
اسی نام سے مجھکو اُشنا میں جن تو

۳۸

سزا دینے والونکی نیت ہون میں ہی
ہون میں ہی تو فتح و نصرت مندکی خواہش
اگر گیان ہے گیانوانونمیں میں ہون

عملہائے بد کی اذیت ہون میں ہی
ہون میں ہی تو فتح و نصرت مندکی تحریر
اگر دھیان ہے دھیان والونمیں میں ہون

خموشی بھی ہے روپ میرا ہی ارجن
جو موتی ہیں اونمیں نہان ہے یہی گن

ضیای زمین و زمان ہون تو مین ہون نہین کوئی ایسا بشر سے ملک تک	٣٩	بنائی مکین و مکان ہون تو مین ہون نہین ایک ذرہ زمین سے فلک تک

جو ہو میری قدرت کے جلوے سے خالی
نہو جس سے راز نہان میرا حالی

نہین انتہا میری مایا کی لیکن	٤٠	نہین رہ سکا تیری خاطر کہی بن

یہ شمہ سنایا ہے قدرتکا مین نے
نمونہ دکہایا ہے قدرتکا مین نے

جہانمین جنہین تم شر میان مانو نہ حاجت کچہہ اب اور تشریح کی ہے	٤١ و ٤٢	مرا انس ہے اونمین یہ خوب جانو ضرورت نہ اب اور توضیح کی ہے

سہارے سے میرے ہی سارا جہان ہے
اشارے سے میرے نہان عیان ہے

دسوین ادہیا سماپت ہوئی ۔

پشتو وپ درشن نام گیارھویں ھیاء
۵۵ مینتر

کہا پھر یہ ارجن نے اے میرے ہمدم
سنا آپکی مہر بانی سے ہمنے
۱
کہا گیان سب تمنے اتم انا تم
خبر پائی راز ہنانی سے میں نے

مرا موہ کہو یا گیا بالیقین اب
مرا بھول جاتا رہا شک نہیں اب

سُنی ساری باتیں کمل نین ہمنے
۲
سنے آپکے رس بھرے بین میں نے

مفصل کہا آپ نے راز سارا
ہوئیں قدرتیں آپ کی آشکارا

زباں پر جو آپ اپنے اسرار لائے
ورات اپنا روپ آپنے جو بتایا
۳ و ۴
حقیقت میں میں نے تبھی وہی پائے
وہ ابتک مرے دیکھنے میں نہ آیا

دکھا دیجیے قابل اگر مجھکو ... پاؤ
مجھے شوق ہے دیکھنے کا دکھاؤ

کہا یہ ارادہ تمہارا ہے جہاں
سُنے ہیں جو کچھ تمنے مجھسے وہ سارے

۵ و ۶

جو کچھ تمنے سوچا بچارا ہے جہاں
نہ آئے ہیں جو دیکھنے مین تمہارے

ہزاروں مرے روپ اور رنگ دیکھو
دکھاؤنگا سب ہے خوش آہنگ دیکھو

یہی جسم اور اسمین کیا کیا بھرا ہے
سمائے ہوئے سارے عالم ہین مجھمین
ان آنکھونسے پر دیکھ سکتے نہین تم

۷ و ۸

یہی دیہ اور اسمین کیا کیا دھرا ہے
اسُر دیوتا ابن آدم ہین مجھہ مین
یقین ہان لو بلکہ عین الیقین تم

نظر آئے جسنے وہ آنکھین بھی دونگا
تمہین روپ اپنا دکھا کر رہونگا

یہ فرما کے پردہ اوٹھا ہی دیا پھر
ہوئے کچھ عجب ندرت آمیز درشن
نہ آنکھونکی گنتی نہ گنتی دہن کی
وہ زیور وہ پوشاک پہنے پنہائے

۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴

وہ قدرتکا جلوہ دکھا ہی دیا پھر
ہوئے کچھ عجب حیرت انگیز درشن
نہ تمثیل ملبوس اور پیرہن کی
کبھی دیکھنے مین نہ آئین نہ آئے

وہ ہتیار ایسے چمکتے دمکتے عجب رنگ و خوشبو کے ہار اور مالا ہزاروں ہی سورج بھی اوسکے کرم سے نہیں اوس تجلی کے ہمرنگ وہ بھی اوسی روپ میں ایک جا سب فراہم		نظر بھر کے جنکو نہیں دیکھ سکتے تھا اوس روپ کا رنگ ہی کچھ نرالا نکل آئیں آفاق میں ایکدم سے نہیں اوس تجلی کے پاسنگ وہ بھی جب ارجن نے دیکھے وہ عالم کے عالم
	رہا دیکھتا اور حیرت میں آیا نہایت ادب سے زبان پر یہ لایا	
عجب شان ہیں قدرتیں کچھ عجب ہیں برہما بھی آسن لگائے ہوئے ہیں ہیں موجود شیش اور مہیش اپنی جا پر	۱۵	اسی جسم میں آپکے سب کے سب ہیں کھڑے دیوتا سر جھکائے ہوئے ہیں کھڑے ہیں رشی اور منی سب برابر
نہایت نکھہ نیتر ان گن ہیں سارے گزرتے ہیں میں دیکھتا ہوں جدھر سے سناتن پرش دھرم کا رکھشک ہو	۱۶ تا ۱۹	اننت آپکا روپ ہے میرے پیارے مکٹ اور گدا چکر دھاری نظر سے دیا سندھ سنکٹ نوارن تمہیں ہو

پر برمہہ جانین جیسے ہو وُ تم ہی
مہ و مہر ہین چشم روشن تمھاری

پرم بندہ بکھانیں جیسے ہو وُ تم ہی
دہن مین بھی اُسکی قوت ہی بہاری

اسی روپ مین تمنے سب کچھہ دکھایا
نظر آدا اور انت ہی پر نہ آیا ۴

۲۰ تا ۲۳

ہر اک سمت مین جلوہ گر تم ہی تم ہو
بھیانک سروپ اور یہ جوش تمہیز
تمہین دیکھکر ایسا ترسان ہین سب ہی
مرت باسدیو اور گندہرب سورج
مہادیو اشنی کمار اور کیتنے

جدہر دیکھتا ہون اودہر تم ہی تم ہو
مہیب اور بکرال ڈاڑہین دہن مین
ہراسان ہین خائف ہین لرزان ہین سب ہی
جو بارہ ہین گنتی مین وہ سب سورج
اُشر بکش سدہ اور ہین سادہ جتنے

جلال آپکا دیکھکر ڈر رہے ہین
خطرناک ہین استتی کر رہے ہین

۲۴ و ۲۵

یہ دیکھا تو مجھکو بھی ہیرت نہین ہے
مین بیاکل ہون بالکل نہین کل ہی مجھکو

خبر ہی نہین جان کہین دل کہین ہے
گران زندگی ایک بھی پل ہے مجھکو

ذرا آپ خوش ہو کے اب مجھسے بولین
یہ کیا راز ہے آپ سب مجھپہ کھولین ۴

۲۶ تا ۳۰

دھرتراشٹ کے پتر اور اُنکی باقی
بہت اور انکے حامی بہت انکے بھائی
ہمارے بھی جودھا سکھنڈی دروپد
وراٹ اور دھرشٹہ دمن ہے بہادر
چلے آرہے ہیں تمہارے دہن مین
کسی ڈاڑہ مین کوئی اٹکا ہوا ہے
کسیکا جدا تن سے سر ہو رہا ہے
ندی جیسے جاتی ہے دریا کے اندر
پتنگ آگ کے دیپک پہ گرتے ہین جیسے
گئے جاتے ہین آپ بھی اونکو بھگتر
نہین ہے مجھے تاب دیدار اتنو

درونا کرن بھیشم نام آور
جو ہین مرد میدان رزم آزمائی
نبرد آزما جنسے ڈرتے ہین بجید
ہین دریای ہمت کے جو بلے بہادر
گھسے جا رہے ہین تمہارے دہن مین
کسی دانت مین کوئی لٹکا ہوا ہے
کوئی خون مین اپنے تر ہو رہا ہے
دہانو مین غائب ہین کرکے لشکر
اوڑے آرہے ہین وہ جلنے کو ایسے
عجب روپ دیکھا یہ ہیبتناک تُن
مین کرتا ہون تمکو نمسکار اتنو

یہ کیا بات ہے آپ مجھکو بتائیں لگے کہنے بھگوان یہ بات سُنکر جو حالت ہے وہ دیکھلی تمنے ساری کیا کال نے ناش پہلے ہی انکا رکھو یاد یہ بھی کہ ہوں کال میں ہی بنو مرد اب نام کے ہی لئیے تم نہیں چاہیے تمکو ہونا ہراساں نہ خطرہ کوئی تمکو ہے جوتھ کا ہے	۳۱ تا ۳۴	حقیر تُچھ سروپ اپنا جلدی کہا ہیں عیاں ہو گیا اب تو سب راز تم پر تو پھر اب بھی کیوں ہے یہ حالت تمہاری ہوا راز یہ فاش پہلے ہی انکا زنا نیکو کرتا ہوں پامال میں ہی بنے ہو اسی کام کے ہی لیئے تم کرو جنگ اب کامیابی ہے تیار ان نہ سمجھو در رونا کسی ارتھ کا ہے

نہ بھیشم کی تاب اور نہ طاقت کرن میں
ترے نام پر جیت اب تو ہے رن میں

سنجے کا قول

دکھایا وہ بانا سنائی یہ بانی	۳۵	تو یاد آئیں ارجنکو باتیں پرانی

کھڑا ہو گیا سر و قد دست بستہ
ہے اوسوقت کا حال باہر بیاں سے

پریشان و خایف بحال شکستہ
نکلتی نہتی بات کوئی زباں سے

غرض ناتوانیکا اظہار کر کے
لگا کرنے استت نمسکار کر کے

۳۶ تا ۴۰

تمہیں دیوتاؤں کے سوامی ہو سوامی
ہراساں و ترساں ہیں بدکار سارے
نہیں آپکے راز سے کوئی ماہر
تمہیں کہہ رہے ہیں سب آدی تمہیں ہو
اسَت اور سَت تم ہو دونوں سے باہر
نہیں آپ جیسے ہیں ہم جانتے ہیں
پرم دھام پرلے کے استھان ہو تم
ہے ذات آپکی لازوال اور دائم
برہما نے سب لوک پیدا کیے ہیں

تمہیں سیوا ونکے حامی ہو سوامی
زمانے میں پھرتے ہیں وہ مارے مارے
ہے پرکرتی آپکی سب پہ ظاہر
سبھی کہہ رہے ہیں انادی تمہیں ہو
ہو مالک ہمارے برہما اور ایشر
تمہیں جاننے یوگ ہم مانتے ہیں
پربرہم ہو اور برمان ہو تم
اسی ذات سے لوک سارے ہیں قائم
ترگن اندر یہ سب ہو پیدا کیے ہیں

برمہا کو پیدا کیا آپ نے ہی
نمسکار اور پھر نمسکار تمکو
تمہارے ہی انوار افلاک پر ہین
محیط آپکی ذات ہے سب جہان پر
بس وشنو بھی اور چیت ورت تم ہو

یہ رتبہ یہ پایہ دیا آپنے ہی
ہزارون نمسکار ہر بار تمکو
بزیر زمین آپ ہی جلوہ گر ہین
محیط آپ ہی ہین زمین و زمان پر
غرض ہر طرف ہے حکم و کایت تم ہو

نمسکار لازم ہے ہر سمت سب پر
رہین تا کہ قائم طریق ادب پر

۴۱ و ۴۲

سمجھتا رہا مین تمہین اپنا ہمسر
کبھی تمکو یادو ہی کہکر پکارا
سمجھکر تمہین اپنا بھائی برادر
کبھی ٹھٹھکر چار یار دمین اپنی
مذاق اور تمسخر بھی کرتا رہا ہون
یہ بیہودہ ادب اور گستاخ گاری

سکھا تمکو کہتا رہا ہون برابر
پکارا کبھی نام لیکر تمھارا
کیا مین نے گا ہے نہ کچھ آؤ ادب
سمجھکر تمہین یار غار و نہین اپنے
محبت کا دم بھی مین بھرتا رہا ہون
ہے میرے لئے باعث شرمساری

تمہارا یہ بچھاؤ میں نے نہ جانا
بھلا میری اس بھول کا کیا ٹھکانا

نہیں کوئی ممکن ہے اسکی تلافی -
مجھے آپ سے ہے امید معافی

۴۳
کوئی تم سا یا تمسے فائق نہیں ہے
عبادت پرستش کے لائق نہیں ہے

۴۴
نہ یہ جاہ و عظمت نہ یہ بردباری
ہے مادر پدر کی سی شفقت تمہاری
ادب سے سر اپنا جھکائے ہوئے ہون
نظر پست یا پر جمائے ہوئے ہون

مجھے تمسے امید ہے درگزر کی
پدر کو ہے لازم رعایت پسر کی

۴۵
سکھے بھی جو دیکھنے میں نہ آیا
وہ روپ آپ نے اپنا مجھکو دکھایا

۴۶
ہوا دیکھکر میں بہت شاد ان کبھی
مگر ہو گیا خوف سے ہیجان بھی وو
براہ کرم پر بسر رحم آوو
دکھاؤ وہ نج روپ اپنا دکھاؤ

چتر بھج دھرو روپ اب سیر کارن
کرو تم مکٹ اور گدا چکر دھارن

۴۹ تا ۵۰

کہا پھر تو بھگوان نے ہو کے شادان — کہ اے انتخاب عقیدت نہادان
مری عظمت و شان کے یہ قرینے — سنے اور نہ دیکھے تھے ایک کسی نے
مگر مینے کچھ بھی نہ تمسے چھپایا — تمہین پر ملا مینے سب کچھ دکھایا
نہین دیکھ سکتا ہے یہ شان کوئی — کرے چاہے کتنا ہی تپ دان کوئی
ہوئی تجھکو حاصل حقیقت شناسی — نہین ابتو زیبا ہے یہ بدحواسی

یہ کہکر جب اوسکو ہراسان ہی پایا
چترُبھج سروپ اپنا فوراً دکھایا

۵۱

ہوا دیکھکر شاد یہ نور ارجن — ہوا دلمین محظوظ و مسرور ارجن
کہا اب ذرا مینے پائی ہے تسکین — نظر مجھکو مشکل سے آئی ہے تسکین
یہ صورت مجھے آپ نے جب دکھائی — تو جانا کہ اب جان مین جان آئی
ابھی اور تبھی کا تفاوت ہے جتنا — تفاوت ہے اب میری حالتمین اپنا

کہان دلربائی کہان جانستانی
ہوئی اب مرے حال پر مہربانی

سر کرشن نے سنکے ارجن کی بانی کہ جو بشو روپ اپنا میں دکھایا ہے دشوار تر دیکھنا اسکا بیشک ہے سب دیوتاؤں کو شوق اسکا پورا مگر دیکھ سکتے ہیں بھگتی کی دوارا نہ ہوتی ہے جب تک یہ بات حاصل مرے نام پر کام ہوں جتنے سارے	۵۲ تا ۵۵	یہ فرمایا پھر از رہ مہربانی تجھے اوس سے اب بھی خطرناک پایا ضروری تھا پر دیکھنا اسکا بیشک ہے سارے ہی بھگتوں کو ذوق اسکا پورا وہ بھگتی کہ ہو صرف میرا سہارا تو ہوگی یہ نور کرامات حاصل تو پھر وہ نہ کیوں کام اپنے سنوارے
گیا ہو بن میں	یہی راہ ہے مجھ تک آنیکی ارجن یہی راہ ہے جلد پانیکی ارجن	سمپت تری

بھگت جوگ نام بارھویں دھیاے

۲۰ منتر

کیا پھر سوال ارجن جنگ شمشیر زنی		یہ پوچھا بصد شوق اوس ذی ہنر نے

نراکار بھگتی بھی ہے آپ ہی کی		کہ ساکار بھگتی بھی ہے آپ ہی کی
	کرو دن کسکو مین اختیار آپ ہی کہیے جو دونو مین ہو با وقار آپ ہی کہیے ۔	
برابر ہین دونو نہ میری نگاہین ہین آسان ہون اور دشوار بھی ہون	٢	کہا ہین یہی دونون بھگتی کی راہین ہین ساکار بھی ہون نراکار بھی ہون
	مرے بھگت جو دل لگاتے ہین مجھہ مین وہ ہر راہ سے آسماتے ہین تجھہ مین	
ہے دشوار تر ڈھونڈھنا بی نشانکا نہ کچھہ پیشوا اونکی چلتی ہے پیری بہت مشکلو نسے وہ پاتے ہین مجھکو ہٹا کر زمانہ سے مجھمین لگانا	٣ تا ٥	نراکار بھگتی کا مارگ ہے بانکا نہین پیش جاتی وہان دستگیری عملسے جو اپنے لبھاتے ہین مجھکو ہے مشکل بہت دل کا قابو مین لانا
	ملونگا ادہین اون پریشانیون سے جو ممکن نہین دیہ ابھمانیون سے	

جو رکھتے ہین مجھسے سروکار اپنا
جو دین اور ایمان سمجھتے ہین مجھکو

٦ و ٧

جو رکھتے ہین مجھپر ہی سب بار اپنا
عقیدہ ایسے دنرات رکھتے ہین مجھکو

بہت جلد ہوگی اونھین کامیابی
وہ پائینگے مقصود اپنا شتابی ؂

نہ دل اب کسیمین لگاؤ تم ارجن
رکھو تم نظر اپنی ہر آن مجھپر
نسمجھو کوئی اور بھی ہے جہانمین
پرستش کرو میری تم صدق دل سے
مرا جسم جسمین سمایا ہے سب کچھ

٨

عقیدہ کسی پر نہ لاؤ تم ارجن
کرو تم دل و جان قربان مجھپر
مجھے تم تو سمجھو زمین و زمانین
نہ مانو مخمر مجھے آب و گل سے
تمہارا تو دیکھا دکھایا ہے سب کچھ

تو یہ راہ تم کیون نہ پاؤگے جلدی
تم اس راہ سے مجھہ تک آؤگے جلدی

اگر دلکو مجھہ مین نہ ٹھہرا سکوگے
لگیگا اگر دل نہ ابھیاس مین بھی

٩ و ١٠

تو ابھیاس سے کام دل پا سکوگے
تو بیشبہہ بس حالت یاس مین بھی ۔

رکھو شغلہ کیرتن اور سمرن اٹھاؤگے اس سے بھی تم حظ وافی		کرو نیک کام اور کرو میرے ارپن ہے یہ کام بھی کامیابکو گامنی
تو یوں کام اے ہمنشیں بن سکیگا رکھو یہ عمل بس عملکو نباہو	۱۱	اگر یہ بھی تمسے نہیں بن سکیگا عمل جو کرو اوسکا پھل تم تجاہو
	مرے آسرے اور میرے سہارے رہوگے تو بن جاینگے کام سارے	
تو ہے گیان پر دھیانکو فوق حاصل	۱۲	ہے ابھیاس پر گیانکو فوق حاصل
	کرم پھل کا تیاگ اس سے برتر ہے ارجن مگر شانتی سب سے بڑھ کر ہے ارجن	
نہیں کام کچھ دوستی دشمنی سے	۱۳	نہیں کام کچھ جسکو آدمی سے
	نہیں رنج کا رنج راحت کی راحت ہیں وہ قابل عفو و لطف و عنایت	
عقیدہ بھی راسخ ہے صادق ارادت	۱۴	ہے صبر و سکون و قناعت کی عادت

	دل و جان مجھہ مین لگائے ہوئے ہین طبیعت جہانسے ہٹائے ہوئے ہین	
نہ جنکی مضرت رسانیکی خو ہے نہ جنکو سرو کار ریم و رجا ہے	١٥	نہ جنکا کہین کوئی آزار جو ہے بلا آئے سر پر تو اونکی بلا ہے
نہین جنکو کچھہ دین و دنیا کی پروا	١٦	ستاتی ہے جنکو نہ بچھوا نہ پروا
	ہے کردار و گفتار مین راستبازی نہین دلدادہ عشوہٴ بے نیازی	
نہین جنکو مکروہ سے کوئی نفرت	١٧	نہین جنکو مرغوب خاطر سے رغبت
	نہین ایسی خواہش کہ خواہش ہو پوری نہین اوسکا غم جس سے کاہش ہو پوری	
نہ توقیر مین کوئی بالیدگی ہے	١٨	نہ تحقیر مین کوئی کاہیدگی ہے
	طبیعت نہین سرد مہر یسی غمگین نہین گرمجوشیسے خاطر کو تسکین	

برائی بھی ہے تو بھلا ہے تمہین ارجن پسندیدہ خاطر ہے خاموش رہنا جو ملجائے تھوڑا بہت اوس پہ شاکر نہ گاہے قیام ایک جا پر ہے جنکا طریقے ہین یہ سب خوش اسلوب اونکے یہ اطوار اونکے پسندیدہ تر ہین	۱۹	نہین ہے بھلائی برائی مین شامل نہ کہنا نہ سننا نہ کہنا نہ کہنا مری یاد ہر وقت ہر وقت اذکر نہین کوئی استھان اور گھر ہے جنکا مجھے یہ وتیرے ہین مرغوب اونکے وہ میرے عزیز اور لخت جگر ہین
جو اس دہرم امرت کو پیتے ہین ارجن	۲۰	سدا دیکھکر مجھکو جیتے ہین ارجن
	نہایت ہی پیارے ہین مجھکو وہ سارے سمجھتا ہون مین اونکو پیارے سے پیارے	
یہ سنکر کہا پھر یہ ارجن نے سومی بتاؤ مجھے ہے پرش نام کس کا ہے کیا یگیہ ادر گیان کیا ہے بتاؤ		کرو دور جو کچھ ہے اب مجھ مین خامی ہے کیا چیز پرکرت ہے نام جسکا مجھے چھیتر اور چھیتر گیہ اب دکھاؤ
	یہ اشلوک شمار مین نہین لیا جاتا ایسا ہی سب ٹیکاؤن مین لکھا ہی	

چھیپ چھیتر گیہ یوگ نام تیر ہوین دھیا

۱۴۳ منتر

سری کرشن بولے کہ ارجن سنو تم جسے چھیتر کہتے ہو تم وہ بدن ہے ہے چھیتر گیہ وہ رازدان ہو جو اسکا نہین کوئی ہے سوا اسکا آہر	۱ و ۲	مین کہتا ہون دریافت کرتے ہو جو تم عجب چیز دنیا مین انسان کا تن ہے مگر رازدانی ہے مقدور کسکا نہین ہے کسی پر بھی یہ راز ظاہر

وہ دانا ہے اس بات کو جسنے مانا
ہے گیانی وہی جسنے دونو کو جانا

سنو چھیتر کے اب طلسمات سارے برہمہ سوتر اور وید سے اس بھرے ہین منی اور رشیون نے اے پاک گوہر	۳ و ۴	سناتا ہون مین تمکو حالات سارے مضامین بھی پاکیزہ ہین اور کھرے ہین دکھائے ہین یزدان شناسی کے جوہر

مین کچھہ مختصر طور پر کہہ سکون گا
کہونگا کہے بن نہین رہ سکونگا

عناصر ہنکار من اور بدہی
ہے جو بسوین مول پرکرت پایا
سر و دست و پا یہ بھی عضو بدن ہین
غم و رنج و راحت بھی ہمراہ تن ہین

۵ و ۶

دسون اندری پانچ ہین قوتین بھی
سروپ اپنے ہے جہیستر نے اپنا پایا
تمیز و ممتا بھی جزو بدن ہین
محبت عداوت بھی ہمراہ تن ہین

وقوف انکا ہوگا مگر گیان سے ہی۔
شناسائی ہوگی تو عرفان سے ہی۔

نہو جسکو پندار گیانی وہی ہے
جو آزار دینے کو آزار سمجھے
کمر بستہ مرشد کی خدمت مین دائم
ہے جو راستی پیشہ و پاک طینت
نہ لذات کا اوسکو ارمان ہے گا،
نہ پروائے مسکن نہ حب وطن ہے
نہ مرغوب دل شے کی کوئی ضرورت

۷ تا ۱۱

نہو جو ریاکار گیانی وہی ہے،
تحمل کو اپنے پہ جو بار سمجھے
ہے دل جسکا قائم مزاجی پہ قائم
اوسیسے ہی عرفان کو زیب و زینت
نہ شہوات پر دلکا میلان ہے گا،
نہ انس زر و مال و فرزند و زن ہے
نہ مکروہ خاطر سے دلمین کدورت

اہنکار کا ہو وہاں کب گذارا
حیات و اجل پیری و نوجوانی
جو اجسام کے حق میں ہیں آفت جان
مرا ذکر ہر دم مری یاد ہر دم
ہے خلوت گزینی سے آمیز دائم
ہے مرکوز خاطر تو دھیان آتما کا

نہیں دلکی آزادگی بھی گوارا
مرض اور درماندگی ناتوانی
نظر اپنے رکھتا ہے وہ اپنی پنہان
دل اوسکا مرے نام سے شاد ہر دم
ہے جلوت نشینی سے پرہیز دائم
ہے مقصود دل گیان پرماتما کا

یہی گیان ہے اسپہ کہہ دھیان ارجن
خلاف اسکے ہو وہ ہے اگیان ارجن

ہے کیا گیمہ یہ بھی بتاتا ہوں تجکو
پر برجمہ ہے اور آدی ہی ہے
وہی جاننے کے ہے لائق یہ جانو

۱۲

یہ امرت بھی پیارے پلاتا ہوں تجھکو
ہے آدی وہی اور انادی ہی ہے
وہی ماننے کے ہے لائق یہ یانو

انت اوسکو جانو نہ ست اوسکو مانو
کوئی روپ اوسکا نہیں ستّ جانو

سب اطراف مین اوسکے دست اور پا ہین
جہان جاؤ موجود ہے وہ وہان پہ
بصیر خفیات بھی ہے وہ رحمن
نظر اوسکی ہے دور و نزدیک سب پہ

۱۳ و ۱۴

سر و سینہ و دیدۂ پر ضیا ہین
جہان دیکھو مشہود ہے وہ وہان پر
سمیع مناجات بھی ہے وہ از جن
ہین نزدیک اوسکے کہ و مہ برابر

وہ نرگن ہے پر اوسمین گن ہین یہ سارے
بناتا ہے وہ کام سارے تمہارے

ہے باطن وہی اور ظاہر وہی ہے
سکون اور حرکت ہے اوسکے سبب سے
سب اجسام مین ہے اوسیکا اُجالا
اوسینے دیا نور کو نور اپنا
قلوب منور مقام اوسکا جانو
کہا مینے یہ مختصر حال سارا
کیا با خبر گیہ سے مینے تمکو

۱۵ تا ۲۲

وہی اپنا محرم ہے ماہر وہی ہے
یہ رفتار ہے اوسکی پوشیدہ سب سے
مگر وہ نہین ہے نرالا نرالا
رکھا نور گیان سے دور اپنا
اسی تخت پر جلوہ گر اوسکو مانو
کیا جیسا اور گیان کو آشکارا
بتایا سب اُپنشد سے مینے تمکو

پرش اور پرکرت کا بھی بیان اب
میں کرتا ہون تم دل لگا کر سنو سب

ہے پرکرت بھی اوس پرش کی ہی مایا
انادی ہین دونون ہی آدی نہین ہین
کیئے ہین یہ پرکرت نے کام سارے
پرش نے لیا مان جب سبکو اپنا
گنونکی رفاقت نے یہ گن دکھائے

زمانیمین جسنے یہ جلوہ دکھایا
وجود و عدم کے یہ عادی نہین ہین
اسیسے ہین رنج و آرام سارے
لیا مان مایا کے کرتب کو اپنا
جہانمین بد و نیک قالب بھی پائے

وگرنہ وہ اس دیہہ مین الشور ہے
سمجھتے ہین عارف کہ پرمیشور ہے

سمجھتے ہین ایسا جو اس اتما کو
نہ دنیا مین پھر پھر کے آتے ہین ہرگز
کوئی اوسکو بھگتی سے پہچانتا ہے
ہین ایسے ابھی جو سن سنا کر سکتیے

۲۴ تا ۲۵

سمجھتے نہین غیر پرماتما کو
نہ ہر بار وہ جنم پاتے ہین ہرگز
کوئی یوگ اور گیان سے جانتا ہے
ہوئے دہیانمین اوسکے مشغول جی سے

نہین ہوتے محروم وناکام وہ بھی
نہین پاتے آخر بد انجام وہ بھی ۔

۲۶ تا ۲۸

ہمیشہ سے ہے آفرنیش مین جو شے
پرش اور پرکرتی کے میل سے ہی

یہ دنیا ہے دار فنا بلکہ فانی
وہی نور ہے باعث زندگانی

ق

نظر آئے ہر شے مین وہ نور یکسان
ہو دیدار مین ذرہ و طور یکسان

نظر جنکی ایسی ہے بینا وہی ہین
ہمیشہ ملا جنکو جینا وہی ہین

سمجھتے ہین پرماتما آتما کو
وہ پائینگے پھر کیون نہ پرماتما کو

۲۹ تا ۳۴

تعلق ہے پرکرت کا ہر عمل سے
ہمیشہ بری ہی پرش ہر خلل سے

وہی آتما ایک ہر ایک مین ہے
وہی آتما ہر بد و نیک مین ہے

ہے کثرت مین وحدت کا عالم نمایان
ہی وحدت مین کثرت کا عالم نمایان

ہے آکاش پھیلا ہوا زیر و بالا
مگر ہے وہ آپ ہوا سے نرالا

اجالا ہے سورج کا جیسے جہان مین
نمودار ہر جا ہے کون و مکان مین

اسیطرح جہیتر گیہ پر تو فگن ہے
محیط درون و برون بسخن ہے

جو ایسا ہی دیکھین اور ایسا ہی مانین
تو وہ اوسکے اسرار کیون نجانین

تم ہون اویا

یہی جان لو جسنے یہ راز جانا
اوسیسے اوسنے بھی اپنا ہمراز مانا

[illegible]

گن بہاگ جوگ نام چودہوین ادہیاے منتر

ہمہ تکرین سن لبہ کو رکھو دہیان ارجن
جیسے جن منی اور رشیون نے جانا
عقیدہ ہے اس گیان پر جنکو کامل
نہین مبتلا ہوت اور زندگی مین
نہ پرلے سے پاتے ہین آزار وہ کچھہ
جو کچھہ کر رہی ہے سو مایا ہی پاتا

اتا
تھ

مین کہتا ہون اب ستہ وہ گیان ارجن
زمانے نے اونکو برہم سرچ مانا
وصال حقیقی وہ کرتے ہین حاصل
وہ ہمرنگ میرے ہین پایندگی مین
نہ خلقت سے رکہتے سروکار وہ کچہہ
یہ ادہیکار مجہسے ہی مایا نے پایا

ان اجسام کا بطن مایا ہے ارجن ۔ مگر گربھ مجھ سے ہی پایا ہے ارجن

مرا بیج بویا ہوا ہے یہ سارا
وہ ماں ہے تو میں باپ ہوں انکا پیارا

ہوئے بطن مایا سے جو گُن یہ تینوں ۔ ۵ ۔ تموگن ستوگن رجوگن یہ تینوں

اونہوں نے کیا جیو کو اپنے بس میں
عجب اس سے پیدا ہوتیں اونکی رسمیں

ستوگن ہے پرکاشوان و منیں نرمل ۔ ۶ تا ۹ ۔ یہ رکھتا ہے بُدھی کا اور گیان کا بل
رجوگن نے پھندا ہوا و ہوس کا ۔ لگا کر کیا جیو کو اپنے بس کا

تموگن نے پردہ جہالت کا ڈالا
اندھیرے میں غایب ہوا سب اوجالا

ستوگن دکھاتا ہے قوت جب اپنی ۔ ۱۰ ۔ تو شدہ بھولجاتے ہیں رج تم سب اپنی
رج آتا ہے جب کچھ زبردستی پر ۔ ستوگن تموگن بھی رہتے ہیں بسدر
رجوگن ستوگن ہیں مغلوب تم کے ۔ اٹھاتے ہیں صدمے وہ رنج والم کے

اگر حق و باطل کو فی الفور سمجھو
اگر خواہشیں گُن کہیں ہیں تمکو اگر

۱۱ تا ۱۳

ستوگن کا اپنے میں تم دور سمجھو
تو جانو کہ غالب رجوگن ہے تمپر

خور و خواب و آرام میں مبتلا ہو
تو غالب ہے تم تم اسیر بلا ہو

اگر انت میں ہو ستوگن کی حالت

۱۴

نہیں صورت رنج و فکر و ملالت

وہ انجام میں لوگ پائینگے ایسا
مہی اور رشتوں کو ملتا ہے جیسا

جو اوس وقت ہونگے رجوگن کے شیدا

۱۵

کرم لوگ والونمیں ہونگے وہ پیدا

تموگن بہت ہئیگا آفات میں پھر
وہ لائیگا دار مکافات میں پھر

ستوگن کا پھل نیک اعمالیاں ہیں

۱۶

نتیجہ رجوگن کا بدحالیاں ہیں

تموگن کا انجام اگیانتا ہے
جو گیانی ہے اس بات کو جانتا ہے

ستوگن بنا علم اور گیانکی ہے رجوگن ہے لوبھہ اور لالچکا مخزن	۱۷	تموگن بنا جہل و نسیانکی ہے تم اور رج سے بڑہکر نہیں کوئی دشمن
ستوگنکا گھر عالم برترین ہے رجوگنکا عالم ہے وہ درمیانی	۱۸	تموگنکا باس اسفل السافلین ہے جیسے کہہ رہے ہیں منش لوگ گیانی
گنونکے ہی سب کام جو بانتے ہیں وہ مجھمیں سمائے ہوئے ہیں یہ جانو	۱۹	گنونسے جدا مجھکو جو جانتے ہیں مرا بھید پائے ہوئے ہیں یہ جانو
تعلق نہیں جنکو ترگن سے ارجن نہ وہ نوجوان اور نہ بوڑہا نہ بالا	۲۰	جدا اوسکو سمجھو نہ ترگن سے ارجن ہے دنیا میں عالم ہی اوسکا نرالا
کیا عرض ارجن نے ایجان عالم تعلق نہیں جنکا کچھہ ان گنونسے	۲۱	ہو برحق تمہیں جان جانان عالم ملی ہے رہائی او نہیں کن گنونسے
	طریق اونکا کیا ہے عمل اونکا کیا ہے کہو مجھہ سے کیا اونکی طرز و ادا ہے	
تو فرمایا بھگوان نے پھر کہ ارجن	۲۲ تا ۲۴	جو اوصاف ہیں ایسے لوگونکے وہ سن

نہیں اونکو رغبت گنوںکے عمل سے نہ دلبستگی اونکو آرام سے کچھہ مصیبت مین ہرگز نہیں ڈگمگاتے خوشیکی خوشی بھی مناتے نہیں ہیں گل و سنگ و گوہر ہیں یکسان نظر مین		نہیں کوئی نفرت گنوںکے عمل سے نہ آشفتگی اونکو آلام سے کچھہ قرار و سکون سے نہیں دل ہٹاتے مصائب کو خاطر مین لاتے نہیں ہیں تفاوت نہیں آہن و سیم و زر مین

نہ نندا کی نندا نہ استت کی استت
عجب لوگ ہیں اونکی حالت ہی اونچی ہے

سبھے اپمان بھی مان دونک ایک ہے	۲۵	عدو اور احت جان دونکیا ایک ہے

کیا تیت ہے نام ایسو لکا ارجن
عجری یاد ہے کام ایسو لکا ارجن

جو ہین سب ہی بھگتی مین دن رات رہتے	۲۶	کسی سے کوئی بات سنتے نہ کہتے

اثر اونپہ ہوتا نہیں کچھہ کسیکا
ستائے کوئی گن غبار اونپہ جسکا

مین دین مجسم ہون ایماکی جان ہون	۲۷	مین سرچشمہ رحمت جاودان ہون
۹۔ دہوین ادہیا	ہمیشہ سے ہون اور ہمیشہ رہونگا نہ معدوم گاہے ہوا ہون نہ ہونگا	تمت [illegible]

پرشوتم یوگ نام پندرہوین ادہیا

ہنستر

عجب ہی شجر ہے یہ سنسار ارجن	۱	ذرا دیکھیو تو اسکا بستار ارجن
جڑین اسکی بالائی عرش برین ہین		جو شاخین ہین وہ تا بزیر زمین ہین
ثبات اسکو ہے یہ بھی کہنا روا ہے		زوال اسکو ہے یہ بھی کہنا بجا ہے
ہمیشہ سے ہے سلسلہ اسکا جاری		عیان اس سے قدرت کی صنعت ہے ساری
ورقہای وید اس شجر کے ہین پتے		سمجھتے ہو وہ کس شجر کے ہین پتے

حقیقت جو اس بھید کی جانتے ہین

حقیقت وہی وید کی جانتے ہین

۲

گنو نسے وہ نشو ونما پا رہا ہے
نہیں ہے زمین و زمان اس سے خالی
ہیں اعمال ریشہ دوانیمیں مائل

ہر اک سمت میں ہر جگہ چھا رہا ہے
جڑیں ہیں کہیں اور کہیں اسکی ڈالی
ہیں افعال بالیدگیمیں بھی حائل

ہوا و ہوس سے یہ نیچے جھکا ہے
بلندی و بالا روی سے رکا ہے

۳

نہ آغاز و انجام معلوم اسکا
ہیں لپٹے ہوئے ایسے مضبوط ریشے
ہیں فکریں کہ پائیں تو راز اسکا کیونکر

وجود و عدم بھی ہے معدوم اسکا
نہیں کاٹ سکتے تبر اور تیشے
ہو معلوم یہ برگ و ساز اسکا کیونکر

ہیں سرسبز یاں اس شجر کی کہاں سے
ملیگا پتہ اسکا کس راز داں سے

ہے دانشوروں کو یہی فکر لازم
ہے تجرید ہی بیخ کن اس شجر کی
جہالت سے ہشیار رہیں دور رہ کر

ہوں تجرید و ترک تعلق کے عازم
ہے توحید ازپا فگن اس شجر کی
رہیں محو دیدار قادر ہوں دلیر

رہینگے جو شاغل سدا اس عملمین
تو پہنچینگے اوس عالم بے خللمین

جہان چاند سورجکی ہستی نہین ہے جہانسے اولٹ کر نہین کوئی آتا ہے ارجن وہ میرا مقام معلی جسے جیو کہتے ہین ہے انس میرا یہ کرتا ہے جب اختیار ایک قالب لئے اپنے ہمراہ آتا ہے اونکو	۷ تا ۸	وجود بلندی و پستی نہین ہے نہ جسکی خبر کوئی دنیامین پاتا ہے قدرتکا منظر وہ بام معلی من اور اندریون نے اسے آکے گھیرا بدلتا ہے یا جب بد و نیک قالب لئے اپنے ہمراہ جاتا ہے اونکو

ہوا جیسے پہولونکی لیتی ہے خوشبو
وہی دوسری جا یہ دیتی ہے خوشبو

نچہوڑینگی وہ خواہشین اوسکو کاہے	۹ و	نجات اوسنے اپنی اگر کوئی چاہے

تو دیکھے اوسنے دیدہ نفس گیانی
نہ اگیانیونکی سنے لن ترانی

وہ روشن ضمیر یسی پائیگا سب کچھہ مگر تیرہ باطن نہیں دیکھہ سکتے	١١	وہ اسرار دیکھے دکھائیگا سب کچھہ جو اندھے ہیں وہ دل نہیں دیکھہ سکتے
مہ و مہر و آتش میں ہے نور میرا نباتات کی پرورش ماہ سے ہے غذا کو پکاتا ہوں جٹھر اگنی ہے حرارت غریزی ہوں قالب کی ہی میں خرد او نکی میں یاد اور بھول ہوں میں	١٢ تا ١٥	فروغ اس جہاں میں ہے بھرپور میرا مری پرورش او میں اس راہ سے ہے میں اوسکو پکاتا ہوں جٹھر اگنی سے ہوں صدق طلب نے طالب کی ہی میں غرض وید و ویدانت کا مول ہوں میں
پرستش دار فانی میں مشہور دو ہیں ہے اک قالب عنصری جو ہے فانی	١٦	او نہیں تم کبھی پہچان سکتے ہو جو ہیں ہے جیو آتما اک پرش جاودانی
ہے اُتم پرش آتما جان لو تم ہیں او ہم سے اوتم ہوں خوب جانو جو یہ بات مانیگا پائیگا مجھکو بیاں کر دیا میں نے یہ راز مخفی	١٧ تا ٢٠	انہی سے ایشور جگت کا مان لو تم مجھے ہے تم تو پرشوتم دل سے مانو جو یہ راز جانیگا جانیگا مجھکو عیاں کر دیا میں نے یہ راز مخفی

دیوا سمپت بھاگ جوگ نام سولہوین ادھیا

۲۴ نمبر

۱ و ۲

سری کرشن بھگوان کا یہ بچن ہے
رکھو یاد ۲۶ ہین نیک خصلت
ان اوصاف سے بہرہ ور جو بشر ہین
مصائب مین جنکو نہیں بیمنا کی
شناسائی اپنی ہے منظور خاطر
حواس اور دل پر بھی قدرت ہے حاصل
ہے یگیہ اور عبادت بھی مقصود انکا
ہے رفتار و گفتار مین راستبازی
کسیکا نہ آزردہ ہونا گوارا
چھما تیج دھیرج ہے اور شدھتا بھی

و ۳

سرومن شرمیان کا یہ بچن ہے
سوا انمین ہے ایک سے ایک خصلت
ملائک صفت اور ہینکو سیر ہین
ہے قوت طبیعت مین صدق و صفا کی
لطیف انکا باطن لطیف انکا ظاہر
ہے دل انکا دادو دہش پر بھی مائل
نتیجہ عمل کا ہے مردود انکا
ہے دل سے مساکین کی دلنوازی
فضول اک اشارہ بھی ہو ناگوارا
نہین چاہتے مان بھاؤ اور بڑائی

اثر دل کشیدہ کا ہے باہمیں اوٹھنے کسی سے نہیں سر بچا دادو نیکے منھ میں اکاج اونسے ہو لاج آتی ہی ہمیں نہ کرنا نہ سننا کسیکی برائی سبھا وا ونکا نرم اور فراج ونکا اسیلہا		یہ مجاقت ہے شیرین میا ہمنین اونکے اثر شانتی کا ہے ہر موی تمنین بُرا وہ کرین بات جاتی ہے سمیں امیز اُسیمین سمجھتے ہیں اپنی بھلائی ہے دنیا مین سب کام کاج اونکا نسیدہا
جو مغرور ہین جاہل و خود نما ہیر ہے سنگین دلی جنکی عالم مین ظاہر نہیں وہ کبھی ہو کشش نیکے پا قابل گرفتار اعمال دائم رہینگے	۴	مجسم فریب اور سراپا ریا ہین جو مشہور ہین ساری دنیا مین ظاہر ہمیشہ ہین وہ زخمین جا نیکی قابل ہمیشہ اسیر دائم رہینگے
تری ذات ہے پاک اوصاف ار حرز تجھے کچھ نہیں جا ہے اندیشہ بالکل	۵	بھرے تجھمین ہین نیک اوصاف ار حرز نہیں بالیقین جای اندیشہ بالکل
ہیں وہ قسم کے نوع انسان میں لسان تم اوصاف سب پن چلے ہنر رو نیکے	۶	اشرار و شرر جو ہین مشہور کہان جو سرتاج ہین سارے دانشور و نیکے

اُنہر ہیں سراپا شیاطین خصائل	۷ و ۸	نکوہیدہ اعمال اور بد شمائل
جو ناحق ہے وہ حق ہی اونکی نظر مین		تمیز اونکو مطلق نہین خیر و شر مین
بچار اور آچار سے کام کیا ہی		اونہین ہے ایسے اونکار سے کام کیا ہے
جو کرنے ہیکے ہین کام کرتے نہین وہ		نہ کرنے ہیکے کام ہو نسے ڈرتے نہین وہ
وہ لیتے نہین نام بھی ایشور کا		نہین مانتے کام بھی ایشور کا
یہ فہم اونکی ہے اور یہ دانش ہے اونکی		زن و مرد ہین باعث آفرینش
سے ہے تن پروری اپنی منظور اونکو	۹ تا ۱۸	وہ کرتی ہے اسپر بھی مجبور اونکو
کسیکو کرین قتل مارین کسیکو		کرین کچھہ بھی پر خوش کرین اپنے جیکو
ہین وید و کت جو انتظامات عالم		ہین جو باعث نظم حالات عالم
کرین اونکو برہم یہی چاہتے ہین		وہ بدخواہ عالم یہی چاہتے ہین
کہین بھی سنائی نہ دی وید بانی		ہو دنیا مین سب سنسکارونکی ہانی
کپٹ بانٹ مدہین ہی ہستی کا عالم		ہین بھولے ہوئے اپنی ہستی کا عالم
دلونمین عجب بیشمار آرزوئین		غضب اونکی عادت غضب اونکی خوی

زر و مال ہے دین و ایمان اونکا ہین ناگفتنی سارے حالات اونکے نہین کوئی دنیا مین میری برابر ہوا ایک دشمن تو اب پست مجہہ سے جہاں کی ہین سب نعمتین مجہکو حاصل نہین نیکیہ و خیرات مین میرا ثانی نہین مجہسے اشرف حسب مین بہی کوئی ہمیشہ بہی خود نمائیکی باتین ستائیگی اونکو بہی خود ستائی		زر و مال ہی ہے دل و جان اونکا دم مرگ تک یہ خیالات اونکے نہین کوئی ہمعصر ہے میرا ہمسر نہین دوسرا بہی زبردست مجہسے ہین دنیا کی سب نعمتین مجہکو حاصل نہین کوئی مجہسا زمانے مین دانی نہین مجہسے افضل نسب مین بہی کوئی ہمیشہ بہی خود ستائیکی باتین دکہائیگی کیا کچہہ بہی خود نمائی

وہ اپنا کبہی انجام بہولے ہوئے ہین
مجہے بہی وہ خود کام بہولے ہوئے ہین

سدا یون ہی دنیا مین اپنے رہینگے رہینگے گرفتار ان قالبون مین	۱۹ و ۲۰	سگ و خوک کے جسم پاتے رہینگے نہین میرا دیدار جن قالبون مین

کرودہ اور کام اور لالچ یہ تینوں ہین سب نیچ یونمین لیجانیوالے ہے مقصود جنکا مرادہا م پانا	۲۱ و ۲۲	بہت نیچ ہین یان لو سچ یہ تینون نہین ہین یہ ہی راہ پر لانیوالے نہیں چاہیے اونکو اس راہ جانا

جو احکام ہین وید کے اونکو مانین
جو ہون منحرف اونکو گمراہ جانین

جو چلتے نہین وید اور شاستر پر نہیں سدہ ہوتا کوئی کام اونکا	۲۳	سمجھتے ہین جو عقل کو اپنی برتر نہوگا کبھی نیک انجام اونکا
جو امر و نواہی کے پابند ہونگے	۲۴	وہی آخر کار خرسند ہونگے

سولہوین ادہیا	لکہا جنکا ویدون مین واجب ہے کرنا وہی کام ارجن مناسب ہے کرنا	[illegible]

سردہاتریہ یوگ نام ستروین ادہیا

۲۸ منتر

<table dir="rtl">
<tr><td>کیا عرض ارجن نے اب یہ بتاؤ
جو چلتے ہیں نہ وید اور شاستر پر
عقیدہ بھی لیکن وہ رکھتے ہیں کامل</td><td>(۱)</td><td>یہ سمجھا دیجئے آپ میرے استاد
سمجھتے ہیں اپنی سمجھ سے برتر
کریں ہم سبھاؤ انکا کس گن میں شامل</td></tr>
<tr><td>کہا ساری مخلوق میں تین گن ہیں
گنوں کے موافق ہے انکا عقیدہ</td><td>۲ و ۳</td><td>یہ تینوں ہی ہر جسم میں کارکن ہیں
تمیز کا ہی رشتہ اور کیا حمیدہ</td></tr>
<tr><td>ستوگن کا جنکے دلوں میں اثر ہے
ہیں وہ دیوتاؤں کی پوجا میں غلا
ہوئے جو رجوگن تموگن کے مائل
ہیں وہ معتقد جچھ اور بھوتوں کے</td><td>۴</td><td>عمل انکو ویسا ہی مدنظر ہے
وہ رکھتے ہیں ویسے ہی جیسے مشاغل
ہیں ویسے ہی انکے مزاج اور خصائل
طریقے وتیرے ہیں سب ناکسوں کے</td></tr>
<tr><td>ہے جنکا خلاف طریقت وتیرہ</td><td>۵</td><td>ضرور انکا دل اور باطن ہے تیرہ</td></tr>
<tr><td></td><td>ریاضت ہے انکی نمائش کی ساری
عبادت ہے انکی نمائش کی ساری</td><td></td></tr>
<tr><td>طریقے عبادت کے ہیں سخت انکے</td><td>۶</td><td>ہیں کھوئے ہوئے ہوش کمبخت انکے</td></tr>
</table>

وہ آزار دیتے ہیں خود اپنی جانکو سمجھتے نہیں کچھ بھی وہ بجمیعت		وہ کھوتے ہیں مفت اپنی تاب و توانکو پہنچتی ہے مجھکو بھی اونسے اذیت
غذا ایکیہ تپ کی بہی ہے یہ ہی صورت مسکن لطیف اور مفرح غذا ہین بہت خوشگوار اور مرغوب خاطر	۷ و ۸	سنو اوسکے سننے کی بھی ہی ضرورت جو صحت کو اور عمر کو بھی بڑہائین پسندیدہ اہل ست ہیں بظاہر
ترش تلخ گرم اور تیز ایسا کہانا کثیف اور بدذائقہ اور روکھا اولش ہو تو اوس سے نہ پرہیز اونکو	۹ و ۱۰	پسند اہل رجکو ہے اے مرد دانا ہو پہر و نکار رکھا ہوا بلکہ سوکہا ہی بیشک تموگن سے آمیز اونکو
کرین تکیہ اور دان حسب ہدایت یقین جان لو یہ ستوگن کا گن ہی	۱۱	نہو خواہش ونکی بھی جنکو رعایت سمجھ لو ستوگن وہ ان کا رگن ہے
نمایش کا خواہش کا کچھہ بھی اثر ہی عقیدہ نہین اور بدہی بہی ہین نہین کچھہ نہین منتر اور دکشنا سی بھی مطلب	۱۲ و ۱۳	تو جانو رجوگن وہان جلوہ گر ہے فقط ہی نمایش کا جلوہ کہین کچھہ سمجھ لو کہ یہ تامسی کام ہین سب

بربیہج اور رمزنا اور ہنسا صفائی و پاکیزگی بھی بدرنگی	۱۴	سدا دیوتاؤنکی رشیونکی پوجا یہ عادات ہونا عبادت ہی ہیکی
ہون دلچسپ لغت ٹرہانیکی چرچے یہ بانی کا ثبت ہے زبانکی عبادت	۱۵	رہین علم پڑھنے پڑھانیکی چرچے یہی ورد رکھتے ہین اہل سعادت
طبیعت کو ہر طرح سے سیر رکھنا غبار اپنے دلمین نرکھنا کسیسے رکھو یاد دلکی عبادت یہی ہے ستوگن کا ربط ایسی طاعتسے ہے	۱۶ و ۱۷	دل بد الہوسکو سدا زیر رکھنا نہونا سرو کار ناراستی سے عبادت یہی اور طاعت یہی ہے، غرض بغرض ان عبادات سے ہے
نمائش تفاخر بھی ہو جسمین مضمر عقیدہ جہالت پہ مبنی ہے جسکا تموگن مزاجی کی عادات ہین یہ اگر ہمکو منظور ہے دان دینا کہ ہو لینے والا بھی لینے کی قابل	۱۸ و ۱۹	عبادات وہ راجسی ہین مقرر عجب شغلہ ہے عبادتمین انکا جہالت کی ساری عبادات ہین یہ تو لازم ہے یہ بات بھی جان لینا سمجھتے ہو تم جسکو دینے کے قابل

ہو وقت سعید اور مقام حمیدہ		ہے اہل ستوگن کا یہی عقیدہ
کوئی دان دینے کا بدلا بھی چاہے تو وہ مبتلائے رجوگن ہے بیشک	۲۱	ہو دینے مین آزردہ خاطر بھی گاہے اسیر بلائے رجوگن ہے بیشک
اگر دان دے کوئی ناقابلونکو نظر اونکے اعمالپر بھی نہ رکھے اثر ہے تموگنکا یہ خوب جانو	۲۲	زنا پیشہ حراف اور جاہلونکو نظر دیس اور کالپر بھی نہ رکھے سراپا تموگن ہے وہ ہستانو
سنو ویداور شاستر کا ہے یہ مت ہوئے جس سے ویداور یگیہ اور برہمن کرو اس سے آغاز تم ہر عمل کا جنہیں خواہش موکش ہے تت کہینگے سدا اوم تت ست زبانسے کہو تم	۲۳ تا ۲۸	برہمانے پہلے کہا اوم تت ست یہی اسم اعظم ہے قدرتکا مخزن نہوگا کبھی شائبہ کچھ خللکا جو سد بہاؤ رکھتے ہین وہ سب ست کہینگے عقیدہ بھی پورا ہی دلمین رکھو تم
	تو ہونگے سبھی کام پورے تمہارے عقیدہ بنائیگا نس کام سارے	

سنیاس یوگ نام اٹھارہوین دھیاے

۷۸ منتر

لگا کہنے ارجن ہوا گیان پورا سروپ آپ سنیاس کا بھی کہاؤ	۱	کرو میرا اب یہ بھی ارمان پورا حقیقت مجھے تیاگ کی بھی بتاؤ
یہ سنکر وہ دانای اسرار بولے یہ کہتے ہین عالم یہ کہتے ہین عاقل نہو کام کوئی کبھی کامنا کا نہو نیک کامو نکے ثمرونکی خواہش	۲	جو عقدے تھے اسمین وہ سارے ہی کھولے کہ سنیاس ہوتا ہے اوسوقت کامل نہو نام بھی دلمین حرص و ہوا کا اوسے تیاگ کہتے ہین سب اہل دانش
سمجھتا ہے کوئی عمل یہ مناسب کوئی کہہ رہا ہے یہی ہے نکوئی	۳	کہ ترک عملہائے ناقص ہے واجب نہ چھوڑے کبھی یگیہ تپ دان کوئی
یقین میرا جسپر ہے وہ بھی سنو تم رکھو یگیہ تپ دان اپنے عمل مین	۴ تا ۶	یقین اور عقیدہ بھی اوسپر رکھو تم توجہ تمہاری نہو اپنے پھل مین

جو ہین نت کرم اونکا کرنا ہی واجب جو تارک ہین اونکے وہ کاہل ہین پورے	۷	نہ سمجھو کبھی ترک کرنا مناسب مجسم تموگن ہین جاہل ہین پورے
کرین ترک اونکو جو تن پروری سے رکھو راجسی تیاگ تم نام اوسکا	۸	رکھیں تیاگ نام اوسکا جو خود سیر سے نہو گا کبھی نیک انجام اوسکا
اگر تم سمجھتے ہو فرض اس عملکو تو سمجھو تم اپنے کو اہل ستوگن	۹	کیا ترک جسنے اگر اسکے پھلکو حقیقت مین ہے تیاگ نام اسکا ارجن.
جسے نیک و بد سے تعلق نہین ہے	۱۰	وہی تارک الدہر و اہل یقین ہے
نہین چھوڑ سکتا ہے سب کام انسان	۱۱	کرم پھل کے تیاگی کا ہے نام انسان
بھلے کا نتیجہ بہشت برین ہے ہے مخلوط کامونکا ثمرہ تناسخ	۱۲	برے کا ثمر اسفل السافلین ہے مگر تیاگیونکو دکھاتی نہین یہ ۔
سبب پانچ دنیا مین اعمالکے ہین شریر اندریان اور اہنکار تینون شریک اونکی ہوتی ہین جب تو مین سب.	۱۳ تا ۱۵	وہی باعث اقوال و افعال کے ہین ہین سارے ہی کامونکے مختار بعد ان کرین دیوتا اونکے اونکی مدد جب.

کرم جیارے انسانسے ہوتی ہین سرزد	.	بد و نیک مخلوط یا نیک یا بد
تعلق نہین فعل کا آتما سے جو کرتا سمجھتا ہے صرف آتما کو	۱۶	جدائی نہین جسکو پرماتما سے نہین جان سکتا وہ پرماتما کو
جو اپنے کو کرتا نہین مانتا ہے سمجھتا نہین ہے جو اپنے کو فاعل	۱۷	بخوبی وہ اس راز کو جانتا ہے نہ کہلائیگا قتل کرکے بھی قاتل
ہوا جب رہنما گیان اور گیا کرم کو ضرورت ہے کرتا کی پوری	۱۸	اوسی وقت ہر کام کو بن آتا کرم کے لیے ہر کرن بھی ضروری
ہے گیان اور کرم مین گنونکا اثر بھی ہر ایک آتما جلوہ گر سب جہا مین ہو جس ذریعے سے یہ گیان بتکو اسی گیا نکو ساتکی گیان مانو	۱۹ و ۲۰	توجہ نہین چاہیے کچھ ادہر بھی نہین ہے وہ قسمت بزیر آسمان یا ہوئی جسکے باعث یہ پہچان بتکو یہی گیان افضل ہے یہ رست جانو
جو سبکو برابر نہین جانتے ہین کسیکو سمجھتے ہین اعلی کسی ادنی	۲۱	بڑا اور چھوٹا بھی وہ مانتے ہین کسیکو سمجھتے ہین ادنی ہے ادنی

سنو یہ اثر راجسی گیا انکا ہے		اسے جاننا کام انانکا ہے
سمجھتے ہین جو ایک موٹر مین سب کچھہ اوسیکو سب سمجھتے ہین خالق جہان کا	۲۲	سمجھتے ہین اپنی سمجھہ مین عجب کچھہ اوسیکو سمجھتے ہین رازق جہان کا
سمجھہ اونکی یہ تامسی گیان کی ہے یہ حالت بھی اس نوع انسان کی ہے		
کرنکی بھی سن لو جو ہین تین قسمین ہزارون ہی افعال ہون بے تدبیر نہون وہ عمل دوستی دشمنی سے	۲۳	اثر اپنا رکھتے ہین ترگن بھی ہر قسمین نتیجے نہ ثمر انکا ہو لوث جن مین تعلق نہو اونکو ماوسنی سے
اون افعالکو تم ستوگن کے جانو ستوگن موثر ہے اونمین یہ مانو		
اگر کام مین دخل ہے کامنا کا خودی بھی ہے اور خودنمائی بھی پوری کہینگے اوسے رجسی کام سن لو	۲۴	تصرف بھی ہے اوسمین حرص وہوا کا ہے تکلیف ومحنت بھی اسمین ضروری ہے اوس کام کا راجسی نام سن لو

جہاں لیتے جو فعل ہوتا ہے سرزد ہو نقصان و ایذا رسانی بھی اوس مین	۲۵	نتیجہ اور انجام بھی اوسکا ہو بد ہو خونریزی و خونفشانی بھی اوس مین

کہینگے اوسے تامسی کام ہے یہ
سدا باعث رنج و آلام ہے یہ

خود ایسے نہین کچھہ بھی سرکار جنکو نہین جنکو ناکامیابی کا کھٹکا طبیعت کو نفرت ہے دنیا کی دو لینے	۲۶	نہین خود نمائی کا آزار جنکو نہ دل کامیابی کی خواہش مین اٹکا تعلق اگر ہے تو صبر و سکو لینے

اومنگ اور اوتساہ سے بہرہ ور ہین
اگر ست گنی ہین تو ایسے بشر ہین

جو محو زر و سیم و فرزند و زن ہین حریص و غرضمند و خودکام ہوتے خیالات ہین ہر دم آزار دینے نہ تطہیر تن سے سروکار اونکو	۲۷	گرفتار اندوہ و رنج و محن ہین نتائج طلب طالب نام ہوتے ستمگار ہوکے جفاکار ہونگے نہ ناپاک رہنے سے کچھہ عار اونکو

کبھی رنج و غم مین کبھی شاد و خرم
کہیگا وہ نہین راحتی سارا عالم

کیا جائے جو کام وہ بیدلی سے نہ کچھہ دلنہادی نہ خوش اعتقادی نہو کچھہ پس و پیش کا مونمین بالکل جو ہون آن کی آن مین کام پورے نمودار چہرے سے دلکی کدورت	۲۸	جو افعال ہون کاہلی جاہلی سے عیان قول اور فعل سے کجنہادی جو کچھہ جیمین آیا کیا بے تامل کیئے جائین دن رات پھر بھی ادھورے بنائے ہوئے سو گوارانہ صورت

حقارت کسیکی کسیکی اہانت
سدا تا مسیکی میں رہتی ہے حالت

نہین کوئی شے گر نہو کوئی جسمین تمیز بد و نیک حاصل ہو جس سے حقیقت جو بیم و رجا کی بتائے گرفتاری رستگاریکو جانے	۲۹ تا ۳۱	ہے عقل و تحمل کی بھی تین قسمین شناسائی حق و باطل ہو جس سے رہ و رسم آئین ایمان دکھائے او سے ساتکی عقل نعقل پائے

ہو وہم و گمان علم مین اُنکے جسکو
کہینگے سبھی راجسی عقل اسکو

جو ہشیار ہو اوسکو دیوانہ سمجھے جو گمراہ ہو رہبر اوسکو مانے	٣٢	یگانہ ہو اوسکو وہ بیگانہ سمجھے جو ناکارہ ہو کام کا اوسکو جانے۔

ہمیشہ بُرے کو بھلا جسنے جانا
اوسے تامسی عقل کہتے ہین دانا

طبیعت رہے یوگ کریا مین یکسو	٣٣	ہو من پر بھی اور اندریون پر بھی قابو۔

قدم درمیان مین ہو کامنا کا
تعلق ہے ساتک سے اس دھارنا کا

اگر دھرم اور ارتھہ کی خواہشین ہین	٣٤	اگر نام کیواسطے کاہشین ہین

نمائش کا دھیرج نمائش کی باتین۔
یہی ہین یہی راجسی گن کی گھاتین

بسر خواب غفلت مین دن ہو رہے ہین	٣٥	شب و روز جو بے خبر سو رہے ہین

جہالت کی عادت نہیں چھوڑتے ہیں		اہنکار سے منہ نہیں موڑتے ہیں
ستمگر ہیں جو گر ہیں جور و جفا کی وہ دلدادہ ہیں تامسی آہار کے		
یہی تین قسمیں ہیں آرام کی بھی ریاضت کے پیچھے ملیگی جو راحت جسے زہر سمجھو گے تم ابتدا میں اوسیسے ہو آسائش زندگانی اوس آرام کا ساتکی نام جانو	۳۶ و ۳۷	یہی اونمیں تفریق ہے نام کی بھی نہ ہوگی کبھی اوس میں کچھ بھی قباحت وہی ہوگا آب حیات انتہا میں اوسیسے ہو آرامش جاودانی اوس آرام کو نیک انجام جانو
جو سنبندہ سے اندریوں کے ملیگا وہ آرام ہی ہے راجسی جان لو تم وہ راحت کہ ہے تامسی نام جسکا جو ہوتی ہے عیش اور عشرت سے پیدا ہے کام اوسکا غفلت میں دن رات سونا	۳۸	وہ آرام آخر کو تکلیف دیگا نمائش کی راحت اوسے مان لو تم برابر ہے آغاز و انجام جسکا زمانہ جہالت سے ہی جسکا شیدا ہے انجام بے فائدہ عمر کھونا

گنونکو عجب ایشور نے رچا ہے	۴۰ تا ۴۲	بجز اوسکے کوئی نہ اسنے بچا ہے
عملمین ہین اپنے مساوی تینون		ہین چارون ہی رنگونپہ جاوی یہ تینون
انہین سے یہ چارون ہو پیدا ہوئے ہین		انہین سے یہ تفریق پیدا ہوئے ہین
ستوگن سے پیدایش برہمن ہے		ستوگنسے آسایش برہمن ہے
کیا منکا چنچل بنا دور اوسنے		کیا اپنا محکوم و مامور اوسنے
حواس اپنے قابو مین اوسنے کئے ہین		فدا جان و دل ہرم پرکر دی ہین
ریاضت مین صبر و تحمل ہی اوسکو		سدا ایشور پر توکل ہے اوسکو
درون و برون پاک اور صاف اوسکو		ہین باہر بیانسے سب اوصاف اوسکے
رجوگن ستوگن اثر مین مساوی	۴۳	ہوئے چھتری ورن پر دونون جاوی
شجاعت سخاوت مین ثابت قدم ہین		علوم و فنون جہانمین علم ہین
ریاست کے کامون مین دلدادگی ہے		ہے جنگ و پیکار آمادگی ہے
نظر ہے رعایا کے امن و امان پر		نگاہ کرم ہے سب اہل جہان پر
ہمیشہ ہین مصروف داد و دہش مین		مساکین و محتاجکی پرورش مین

دل و جان سے ہیں دہرم پر اپنے قائم		ہے یہ عادت چھتریون کی دائم
ویش مین رجو گن تمو گن ہیں دونون گئو اور بیلونکو آرام دینا- رہے اونکو مدنظر یہ ہمیشہ تجارت سے افزون ہو کار زراعت تمو گن کا ہے شودر و نمین اثر سب ٹہل اور خدمت ہی پیشہ ہے اونکا	۴۴	ہے ورن ایک پر اوسمین گر ہیں یہ دونون مدد گئشت و بیوپار مین اوسنے لینا کہ پائے ترقی ہمارا یہ پیشہ زراعت سے پائے ترقی تجارت پے کار و خدمت ہین سیتہ کم سب یہ کام اور یہ شیوہ ہمیشہ ہے اونکا-
جو نج دہرم پر اپنے رہتے ہین قائم نجات اونکو آخر اسی سے ملیگی	۴۵	کرم اپنے اپنے ہی کرتی ہین دائم یہ پابندی دہرم کام اونکو دیگی
ہے نج دہرم اور کرم مین بیاری بھی پرایا نہین کام کا دہرم کوئی ہے نج دہرم پر اپنے اصرار جسکو	۴۶ و ۴۷	ہو اپنے ہی مسلک پہ چلنے مین سیدھی نہین کوئی پر دہرم مین ہو بکوئی کہیگا نہ کوئی گنہگار اسکو-
اگر دہرم مین اپنے کچھہ عیب بھی ہو	۴۸	نہ وہ ترک کرنیکے لائق کبھی ہے

نہو گی کبھی شعلہ زن وہ ہوا بن		ہو سراپا نور آتش ولیکن
ہے بار تعلق سے دل جنکا ہلکا خرد پر بھی اونکو بھروسا ہی کمتر نہین جانتے وہ کہ ہم کر رہے ہین فزون مرتبہ اونکا ہی تیاگیونسے	۴۹	نہین چاہتے جو نتیجہ عمل کا نہین فخر و ناز اونکو علم و عمل پر عمل ایسے جو بیش و کم کر رہے ہین سوا ہین وہ رتبہ مین سنیاسیونسے
برھمہ پد وہ جسطرح کرتے ہین حاصل رکھو ذہن مین یہ خیالات بھی تم	۵۰	عمل کرتے کرتے جو ہوتے ہین کامل سنو مختصر سے وہ حالات بھی تم
زمانہ سے ہین کام اونکے نرالے کسیکو نہ دشنام دیتے ہین دیکھو نہین کام کچھہ دوستی دشمنی سے خورش ہے بقدر ضرورت ہمیشہ پسند اونکو ہرگز نہین بدزبانی نہایت ہی مستحکم و جاگزین ہین	۵۱	جو انسان ہین سانکی عقل والے وہ دیہہ جسے سب کام لیتے ہین دیکھو محبت نہ اونکو عداوت کسیسے ہے خلوت نشینی سے رغبت ہمیشہ ہے من اونکے قابو مین کھینچی ہین باگین خیالات وراگ خاطر نشین ہین

نہین خود پرستی نہین خود نمائی نہ حرص و ہوا اونکو دکھلائین صورت نہ الفت ہے اپنے بیگانو نسے اونکو یہ اوصاف اونکو بناتے ہین کامل	۵۳	غرور و غضب سے ہی نا آشنائی نہ میل زر و مال ہو بہر ضرورت نہ کچھہ انس ہے قدر دانو نسے انکو کمال اونکو اسطرح ہوتا ہے حاصل
وہ سرتاپا نور ہی نور ہین اب رہا کچھہ نہ اندیشہ بیم رجا کا ہوا میری بھگتی مین پورا عقیدہ	۵۴	سدا محو نور اور مسرور ہین اب نظر مین سمان بہر گیا ایکتا کا شنیدہ حقیقت ہوئی چشم دیدہ
مجھے جیسا مین ہون وہ پہچانتے ہین یہانتک ہوئی اونکو مجھہ سے رسائی	۵۵	مری ماہیت خوب ہی جانتے ہین نہین اونمین اور مجھہ مین اب کچھہ جدائی
کرے سارے کامو نکو جو میرے ارپن خوشی اپنی سمجھے وہ میری خوشی مین بہت فایدہ وہ اوٹھائیگا بیشک	۵۶	رکھے مجھہ مین مصروف نِت اپنا جو تن من نہ رکھے کوئی وہم و وسواس جی مین پرم پد بہت جلد پائیگا بیشک
رہو تم بھی اب آسری میرے ارجن	۵۷ و ۵۸	کرو کام سب آسری میرے ارجن

لگاؤ تم اب دلکو مجھہ مین لگاؤ اہنکار سے تم اگر کام لوگے بگڑ جائیگا کام سارا تمھارا		مرے آسرے کام اپنے بناؤ نہ باتیں مری دل لگا کر سنوگے نہوگا سنبھلنے کا پھر تمکو یارا
ہے اب جنگ کرنیمین بیجا تامل رجوگُن گُن اپنے دکھائیگا آخر تم آمادہ جنگ مجبور ہوگے مشیت میں جو کچھہ ہے ہوکر رہیگا	۵۹ و ۶۰	تمہارا اہنکار جھوٹا ہے بالکل یہی بر سر جنگ لائیگا آخر کروگے عزیزونکا خون تم کروگے تم آگاہ ہو خود کوئی کیا کہیگا
نہ بیگا نہ کوئی نہ کوئی لیگا نہ عجب کھیل کلکا نکالا ہے اوسنے ہیں قابو میں سارے دل و جان اوسکے کسیکو نہیں دم زدنکا بھی یارا	۶۱	یہ سب اوسکی قدرت کا ہے کارخانہ زمانیکو چکر مین ڈالا ہے اوسنے ہیں دنیا مین سب زیر فرمان اوسکے نہ ہر ایک پر ہے یہ راز آشکارا
نظر چاہیئے تمکو اوسکے کرم پر چھوڑائیگا تمکو وہی بند غم سے	۶۲	رہو یاد سے اوسکے غافل نہ دم بھر ملیگی نجات اب اوسیکے کرم سے

خبیر و حفیظ و نصیر ایک وہ ہے
اگر ہے تو اپنا نظیر ایک وہ ہے

سمجھتا ہوں میں تمکو دمساز اپنا ٦٣ سمجھتا ہوں میں تمکو ہمراز اپنا

عیاں کر دیا تمپہ سب راز میں نے
در معرفت کر دیا باز میں نے

مری بات کو غور سے اب سنو تم ٦٤ عقیدہ مرے قول پر اب رکھو تم

سمجھتا ہوں تمکو دل و جان سے پیارا
میں کہتا ہوں اب اسلیے آشکارا

پرستش کرو تم مری صدق دل سے ٦٥ نہ سمجھو سرشتہ مجھے آب و گل سے

لگاؤ تو مجھ میں دل اپنا لگاؤ
کرو مجھکو سجدے شرن میری آؤ

رکھو اب حجاب اور پردا نہ مجھسے
میں اس عہد پر اپنے قائم رہونگا
کھلو اور ملو بیحجابانہ مجھسے
تمہارا مددگار دائم رہونگا

	بچاؤن مین سب بلاؤنسے تمکو چھوڑاؤنگا سارے گناہونسے تمکو	
نہ بداعتقادونسے یہ راز کہنا سنائیگا جو میرے بھگتونکو گیتا	٦٧ تا ٦٩	نہ تم کج نہادونسے یہ راز کہنا یقین مانلو اوسنے دنیا کو جیتا
	مین خرسند و خوشنود اوس سے رہونگا دل و جانسے پیارا مین اوسکو رکھونگا	
یہ سمباد جو کوئی دلسے پڑھیگا	٧٠ و ٧١	جو خوش اعتقاد ایسے اسکو سنیگا
	ملیگا اوسے پارساؤنکا عالم وہ پائیگا دھرماتماؤنکا عالم	
کہا مینے جو کچھ سنا تمنے ارجن	٧٢	کہو تو سہی اب تمہاری ہے کیا دُھن
کیا عرض با صد ادب دست بستہ مرا شوک اور موہ جاتا رہا سب بجا لاؤنگا آپ جو حکم دینگے	٧٣	مین یہ عرض کرتا ہون اب دست بستہ نہین عذر تعمیل ارشاد مین اب کرونگا وہی آپ جو کچھ کہینگے

۷۴

دہرتراشٹ سے اب یہ کہتا ہے سنجے
جو دیکھا ہے وہ حال ہے سے کہا ہے

یہ نعمت تھی آپ کی ہی بدولت ۷۵ وگرنہ کہاں تھی مری ایسی قسمت

۷۶ یہ سمباد جب یاد آتا ہے راجن
بہت ہرش سے بڑھتا ہے راجن

سری کرشن جیسے مددگار ہو گئے ۷۷ جہاں مثل ارجن کماندار ہو گئے

۷۸ وہ لشکر ظفریاب ہوگا مقرر
مقرر ظفریاب ہوگا وہ لشکر

اٹھارہویں ادھیا سماپت ہوئی

نبشتہ بماند سیہ بر سفید | نویسندہ را نیست فردا امید

ہیرالال

قطعہ تاریخ نظم ہٰذا

از منشی گنند لال صاحب بہار گو ناظر عدالت جیپور

قابل تحسین بہ اردو نظم کرد
داد گیتا نظم اردو را شرف

اینچنین نظمے دلاویزے شگرف
اصلا آمد مطابق حرف حرف

لفظ لفظش معرفت را مخزنے
عارفان دانند لطفش عارفانہ

ہر کہ از دل داردش در مدام
در نماید حسب ارشادش عمل

ناظم ما کو بہر آمد وحید
شد زگیتا نظم اردو مستفید

ہیچکس تا حال نشنید و ندید
سر بسر پاکست از دخل مزید

حرف حرفش گنج وحدت را کلید
وصف او از نجز دان باید شنید

بہرہ بردارد از بخت سعید
میرسد انجا کہ میباید رسید

گفت ہاتف سال نظمش حسب حال
نظم گیتا جی بہ اردو شد جدید

۱۹ سنہ ۶۲